رار یاض گوھر شاہی مرحبا

نصاب مہدی

فرمان گوھر شاہی: ہم تمہیں نہ تو اللہ کیلئے تیار کررہے ہیں نہ ہی جنت کیلئے۔ بلکہ ہم تمہیں امام مہدی علیہ السلام کیلئے تیار کررہے ہیں

مندرجہ بالا فرمان گوھر شاہی کی روشنی میں ہماری زندگی کا مقصد اور منزل عبودیت ''امام مہدی علیہ السلام'' کی ذات عالی مقام ہے۔ ہماری روحانی تربیت کا نچوڑ امام مہدی علیہ السلام کا ساتھ دینا ہے۔ اگر کوئی اس مقصد اور منزل سے ہٹ جائے تو وہ مقصد گوھر شاہی سے ہٹ گیا، اور ایسا کوئی شخص ہمارا ساتھی، دوست یا ہجن نہیں ہو سکتا۔

اللہ کیلئے تیار کیا جائے تو اس کا مطلب لطیفہ انا کو بیدار کرنا اور علم دیدار سکھانا ہے، جنت کیلئے تیار کرنا ہو تو دیگر لطائف کی بیداری کے علاوہ عبادات کی ادائیگی ہوتی ہے۔ جبکہ فرمان گوھر شاہی کے مطابق ہم کو ان دونوں کیلئے تیار نہیں کیا جارہا ہے، اسی وجہ سے ان روحانی مقامات تک پہنچنے والا راستہ اختیار نہیں کیا گیا۔ اگر کسی پیروکار گوھر شاہی کو یہ دعویٰ ہے کہ اس کو اللہ کے لئے تیار کیا گیا ہے تو وہ بتائے کہ اس کو لطیفہ انا کا علم حاصل ہوا؟ کیا کسی کو سرکار گوھر شاہی نے یہ فرمایا کہ عبادات یا ذکر وفکر پر توجہ دو؟ نہیں کسی کو ایسا نہیں فرمایا! البتہ یہ ضرور کہا ہے کہ تمہاری ترقی ذکر وفکر میں نہیں بلکہ مشن کا کام کرنے میں ترقی اور عروج ہے۔

کتاب مقدس دین الٰہی سے چند اقتباسات:

ولیوں کا قرب، نسبت نظر اور دعا بھی گناہگاروں کا نصیبہ چمکا اور دوزخ سے بچا لیتی ہے۔ جیسا کہ حضور پاک ﷺ نے امت کے گناہگاروں کی بخشش کیلئے حضرت اویس قرنیؓ سے بھی دعا کیلئے اصحابہ کو بھیجا تھا۔

سخاوت، ریاضت اور شہادت سے بھی گناہوں کا کفارہ اور بخشش بھی ہو سکتی ہے۔ عاجزی، توبتائب اور گریہ زاری بھی رب کو پسند ہے۔ جس کی وجہ سے نصوح جیسا کفن چور اور مردہ عورتوں کی بے حرمتی کرنے والا بخشا گیا۔ قرآن

ایک دن عیسیٰ علیہ السلام نے شیطان سے پوچھا: کہ تیرا بہترین دوست کون ہے؟ اس نے کہا: کنجوس عابد۔ کہ وہ کیسے؟ اُس کی کنجوسی اُس کی عبادت کو رائیگاں کردیتی ہے۔ پھر پوچھا تیرا بڑا دشمن کون ہے؟ اُس نے کہا: گناہگار سخی۔ کہ وہ کیسے؟ اُس کی سخاوت اُس کے گناہوں کو جلا دیتی ہے۔

خدا کے بندوں اور خدا کی مخلوق سے پیار کرنے اور خیال رکھنے والے حق کا ساتھ اور انصاف والے لوگ بھی رب کی نظر کرم کے قابل ہو جاتے ہیں۔

علامہ اقبال تیسری چوتھی کے طالب علم، اسکول سے واپس آئے تو ایک کتیا اُن کے پیچھے چل پڑی، آپ سیڑھیوں پر چڑھ گئے اور وہ بے جسی سے دیکھتی رہی۔ آپ نے سوچا شاید بھوکی ہے۔ اُن کے والد نے اُن کیلئے ایک پراٹھا رکھا ہوا تھا، اُنہوں نے آدھا کتیا کو ڈال دیا، وہ فوراً کھا گئی، پھر بے جسی سے دیکھنے لگی۔ آپ نے باقی آدھا بھی اُسے ڈال دیا، اور خود سارا دن بھوکے رہے۔ رات کو اُن کے والد کو بشارت ہوئی کہ تمہارے بیٹے اک عمل مجھے پسند آیا ہے اور وہ منظور نظر ہو گیا ہے۔

تمام محبان گوھر شاہی سے التماس ہے کہ مندرجہ بالا سطروں کا بار بار دھرائیں اور دیکھیں کہ ہمارے مالک گوھر شاہی ہم کو کیا پیغام دے رہے ہیں۔

راہ محبت میں متعدد امتحانات درپیش آتے ہیں۔ کئی صفات الٰہی سے متصف ہوا جاتا ہے۔ امام مہدی علیہ السلام سیدنا گوھر شاہی کا فرمان ہے کہ کسی کنجوس کو ذکر اللہ میں لگا دو۔ جب اسم اللہ کا نور اس کے قلب میں داخل ہوگا تو وہ بندہ (کنجوس) بھی سخی ہو جائے گا کیونکہ اللہ سخی ہے۔ نور اللہ کے قلب میں داخل ہونے سے صفت اللہ بھی داخل ہو جاتی ہیں۔ بحوالہ سخاوت فرمان گوہر شاہی ہے کہ: ہمارے محبّ اگر مشن پر پیسہ خرچ کریں گے تو ہم اسے سخاوت متصور کرلینگے۔ مشن پر سفر کریں گے تو ہم اسے ریاضت متصور کرلینگے۔ اگر کوئی محبّ گوہر شاہی اپنا پیسہ استعمال کرتے ہوئے مشن پر جائے اور مشن کی خدمت کرے تو بہت جلد نظر گوہر شاہی کمالیگا۔

"لیکن اگر کوئی صاحب ثروت ہو، اور مشن کا کام کرنے کا معاوضہ لیتا ہو، تو اسی صورت میں وہ نظر گوہر شاہی کا حقدار نہیں ہوگا۔ کچھ لوگ اپنی جیب کا پیسہ محفوظ رکھتے ہیں جبکہ مشن کا پیسہ ضائع کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے دل میں مشن کا درد نہیں ہوتا۔ اور ایسے لوگوں کو مشن کا حصہ بنانا مشن سے دشمنی کرنے کے مترادف ہے۔

جو لوگ خلوص نیت سے مشن کا کام کرتے ہیں۔ اور اپنا ذاتی پیسہ بھی مشن پر خرچ کرتا ہے۔ اس کے گناہوں کا کفارہ ہوتا رہتا ہے، اور مرتبہ میں بھی اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ اور جو لوگ مشن میں فراڈ کرتے ہیں، مشن میں سیاست کرتے ہیں، مشن کو نقصان پہنچاتے ہیں، وہ سیدنا گوہر شاہی کی بارگاہ میں مجرم ہیں، اور ایسے لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔

رب الارباب **راریاض گوھر شاہی** امام مہدی علیہ السلام

کالکی اوتار   مسیحائے عالم

ا۔مہدی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل کے مقاصد

۲۔یونس الگوہر کی حیثیت و شخصیت

۳۔محبان گوھر شاہی کے فرائض

۴۔علوم مہدیؑ اور اسکی کی ترویج و اشاعت

۵۔پرچار مہدیؑ کی اہمیت

۶۔ریاض الجنہ اور وہاں تک رسائی کی تشریح

تمام محبان گوھر شاہی کو   گوھر شاہی مرحبا مع السلامہ:

ا۔مہدی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل کے مقاصد

تفصیلات غیبت

واقعہ غیبت کو رونما ہوئے ۵ سال کا طویل عرصہ گزر چکا ہے۔اس دورانیہ میں اعصاب شکن مصائب و آلام سے گزرا ہوں۔جب مجھے یہ خبر ملی کہ سرکار گوھر شاہی اپنے کمرے میں محو استراحت ہیں لیکن آپ جواب نہیں دے رہے ہیں، تو وہاں موجود خدمت گزاروں کو تشویش لاحق ہوئی۔مجھے مصباح نے فون پر اطلاع دی کہ سرکار گوھر شاہی کے کمرے سے کوئی جواب نہیں آرہا، لہٰذا میں فوراً سرکار گوھر شاہی کی اقامت گاہ پہنچا۔دیگر اصحاب کے ساتھ جب سرکار کے کمرے میں داخل ہوا، تو دیکھا کہ سرکار کے وجود مبارک سے قدرے مشابہت والا ایک وجود بستر پر موجود ہے۔ باطنی طور پر محسوس ہوا کہ کمرہ سرکار کی موجودگی سے خالی ہے۔نبض تلاش کی لیکن آثار غائب تھے۔ایک عجیب بے چینی پیدا ہوگئی۔وحشت محسوس ہوئی۔اس سے قبل کہ کوئی خیال دماغ پر گزرے، سرکار گوھر شاہی کی بارگاہ سے الہام وارد ہوا: ''ہمیں جسمانی طور پر کچھ نہیں ہوا بلکہ ہم نے غیبت اختیار کرلی ہے'' میں نے فوراً وہاں موجود اشخاص کو مطلع کیا: کہا: سرکار کا پیغام آیا ہے، مالک کا فرمان ہے کہ پریشان نہ ہونا، ہم نے غیبت اختیار کرلی ہے اور وقت مناسب پر دوبارہ ظاہر ہونگے۔

"امینہ بیگم اور انجمن سرفروشان اسلام کے چیدہ چیدہ منافق عہدیداروں نے اس واقعہ کو غیبت تسلیم نہیں کیا۔انکو صراحت کے ساتھ سمجھایا گیا لیکن یہ ٹس سے مس نہ ہوئے۔امینہ بیگم اور روصی محمد قریشی کی ملی بھگت اور سازش سے تمام اہل خانہ اور اراکین انجمن ہذا نے غیبت کو انتقال تسلیم کرلیا۔جنازہ ہوا، دعائے مغفرت ہوئی اور مزار بنادیا گیا۔

میں (یونس الگوہر) بحکم مالک الملک سرکار گوھر شاہی غیبت کا پرچار کررہا تھا۔مجھے جب امینہ بیگم اور روصی محمد قریشی نے حائل راہ سمجھا تو قتل، زہر دینے اور پیسے کے غبن کے مہلک بہتان مجھ پر تھوپ دئے۔سارے زمانے میں رسواء کیا۔کردار کشی کی گئی۔تا کہ یونس الگوہر کا فلسفہ غیبت کی طرف جملہ ذاکرین کا دھیان نہ جائے، اور یونس الگوہر کی تبلیغ پر کوئی یقین نہ کرے۔اِس بہتان طرازی کی وجہ سے لوگ میری

جان کے دشمن ہوگئے ۔مجھے قتل کرنے کیلئے انتقامی فورس بنائی گئی۔مجھ پر قاتلانہ حملے کئے گئے ۔واقعہ غیبت کوانجمن ہذا اوراہل خانہ نے اپنے مفادات کے حصول کیلئے منفی انداز میں استعمال کیا۔کچھ ایسے نام نہاد وابستگان گوھر شاہی ایسے بھی ہیں جنہوں نے واقعہ غیبت کے موقع پر اپنے نفاق اور بغض کا برملا اظہار کیا۔مسعود علی جعفری، وصی محمد قریشی،مولانا سعید قادری،عظیم دانش،نورمحمد سرھندی،محمد انیس حیدرآبادی نے تمام وابستگان گوھر شاہی کواندرون پاکستان اور بیرون ممالک فون کرکے واقعہ غیبت کوبطور انتقال پیش کیا۔انیس حیدرآباد والے کا کردار بہت منافقانہ ثابت ہوا۔عام تاثر یہ تھا کہ یہ شخص گناہگار ہے لیکن سرکار گوھر شاہی سے محبت رکھتا ہے۔لیکن یہ ایسا گناہگار ثابت ہوا جس نے شاید نسبت گوھر شاہی کواپنے دنیاوی مفادات کیلئے استعمال کیا۔لیاقت علی جوکہ ۱۹۹۷ سے بنکاک کی جیل میں قید ہے، اس کوخطوط لکھ کر انیس نے یہ خبر دی کہ واقعہ غیبت کی کوئی حقیقت نہیں بلکہ یہ انتقال ہے۔بنگلہ دیش کا دورہ ہوا تو وہاں کے ایک محبّ گوھر شاہی جناب صلاح الدین سے معلوم ہوا کہ انیس نے اس کوانتقال کی خبر دی۔

واقعہ غیبت کوآشکارا کرنے کی خاطر،سیدنا مالک جن انس وجنس اللہ عزت مآب ر ار یاض گوھر شاہی کے مرتبہ مہدی،کلمہ ریاض،علوم غیبی اور ریاض الجنہ کے علوم کوطالبین تک پہنچانے کیلئے مہدی فاونڈیشن انٹرنیشنل کا قیام عمل میں لایا گیا۔

ابتدائی مرحلہ میں امجد علی،شوکت علی، جاوید اقبال، حاجی محمد اشفاق اور انکا گھرانہ ایم ایف آئی کامرکز بنا۔انہوں نے اس مشن کوسینوں سے لگایا،اوردل وجان سے مشن کی خدمت میں لگ گئے ۔نعیم طفیل دبئی والے بھی دل وجان سے ہمارے ساتھ ہوگئے ۔

حافظ ندیم صدیقی کی ذاتی کاوشوں سے کورنگی کراچی کے محبان گوھر شاہی مہدی فاونڈیشن انٹرنیشنل کا ابتدائی حصہ بنے۔الیاس گوھر گجرات کی کاوشوں سے پنجاب میں ایم ایف آئی کا مشن محبان گوھر شاہی تک پہنچا۔آہستہ آہستہ جناب غفور علوی ایم ایف آئی کا حصہ بنے، انکی کاوشوں سے قیوم بھائی، حافظ فرید صاحب، جناب جاوید بھائی، خالد بھائی، امجد حسین، اختر علی انصاری جیسے سینئر ساتھی بھی ایم ایف آئی کا حصہ بن گئے ۔اور مالک گوھر شاہی کے کرم سے آج پرچار مہدی کیلئے سرگرم عمل ہیں۔شکاگو امریکہ کے جناب میر لیاقت علی صاحب بھی اس مشن کا حصہ بن گئے ۔رضوان سید اور انکی بیگم شاہین باجی بھی پرچار مہدی کا حصہ بن چکے ہیں۔دیکھتے ہی دیکھتے ایم ایف آئی کا مشن دنیا کے مختلف ممالک میں پہنچ گیا۔

اہل خانہ اور انجمن سرفروشان اسلام کا کردار:

اہل خانہ کا پیغام گوھر شاہی سے متعلقہ ابتدا سے ہی کوئی لگاؤ، واسطہ یا مثبت کردار نہیں رہا۔پیغام گوھر شاہی کی ترویج واشاعت کیلئے انجمن سرفروشان اسلام کا قیام عمل میں لایا گیا۔لال باغ سے سیدنا گوھر شاہی کی تشریف آوری کے بعد وہ لوگ جو ابتدا میں سرکار گوھر شاہی سے وابستہ ہوئے ،انجمن ہذا کی قیادت اُن کو سونپی گئی۔انہوں نے سرکار گوھر شاہی کے ابتدائی پیغام کو ہی مکمل تعلیم سمجھ لیا، اور اسی پر اکتفا کئے رہے۔پیغام گوھر شاہی مراحل ارتقاء سے گزرتا ہوا اصلاح اُمت مسلم سے اصلاح کل اقوام عالم تک جا پہنچا۔وہ نسخہ اسم ذات اللہ جو پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ عظمت قرار پایا تھا،اور مخصوص اولیا کاملین کے سینوں سے مستحق طالبین کوعطا ہوا تھا،تظر گوھر شاہی سے یہ نسخہ قدیم اسم ذات اللہ میراث مصطفیٰ سے نکل کر دامن گوھر شاہی کی آغوش میں پناہ گزین ہوا،اور پھر سخاوت گوھر شاہی نے یہ اسم اللہ

تمام مذاہب، تمام اقوام کے ہر فرد کو غیر مشروط انداز عطا فرما دیا۔ یوں جدوجہد گوھر شاہی سے یہ فیضان گوھر شاہی سرزمین پاکستان سے دنیا کے مختلف ممالک میں جا پہنچا۔ لیکن انجمن سرفروشان اسلام اُسی مقام پر ساکت کھڑی رہی جہاں سے چلی تھی۔ اور آج بھی وہیں ساکت ہے۔

انجمن سرفروشان اسلام اور اہل خانہ کی مخالفت مہدی:

اہل خانہ اور انجمن ہذا نے سرکار گوھر شاہی کے مرتبہ مہدی کو تسلیم نہیں کیا۔ ۱۹۹۶ نشتر پارک کراچی میں سرکار گوھر شاہی نے عوامی جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ دنیا کو مختلف ممالک میں کئی علماء اور عاملین کی نے پیش گوئی کی ہے کہ عنقریب امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہونے والا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: وہ تو کہتے ہیں کہ امام مہدی کا ظہور ہونے والا ہے جبکہ ''ہم کہتے ہیں کہ امام مہدی کا ظہور ہو چکا ھے، اور اسی پاکستان میں ایک دینی جماعت کے رہبر ہیں۔ حکومت پاکستان نے قانون بنا رکھا ہے کہ جو امام مہدی کا اعلان کرے اسکو پابند سلاسل کر دیا جائے۔ اگر حکومت پاکستان اس قانون میں تبدیلی کرے تو میں کل ہی قرآن وحدیث اور تمام دیگر ثوابت اور اپنے علم کی روشنی میں امام مہدی کو پوری دنیا میں متعارف کرا دوں''۔

وہ دینی جماعت جس کا ذکر سیدنا گوھر شاہی نے فرمایا اس کا اشارہ انجمن ہذا کی جانب تھا لیکن انہوں نے سرکار گوھر شاہی کے مرتبہ مہدی کا اعلان و پرچار نہیں کیا۔ اندرون خانہ تمام ذاکرین برادری اس موقف پر یک جان تھی اور ایمان رکھتی تھی کہ سرکار گوھر شاہی امام مہدی ال منتظر ہیں۔ عارف میمن، وصی محمد قریشی، مولانا سعید قادری، ظفر کاظمی، قمر احمد خان اور کراچی کے نور محمد سرھندی، مسعود علی جعفری، فاروق علی جعفری، افضال حسین زیدی، عظیم دانش اور ان کے دیگر ہم خیال لوگوں نے ہمیشہ سرکار گوھر شاہی کے مرتبہ مہدی کے خلاف عملی رکاوٹ پیدا کری۔ احادیث نبوی کے حوالوں کے ذریعے سرکار گوھر شاہی کے مرتبہ مہدی کو جھٹلایا۔

واقعہ غیبت کے بعد اہل خانہ اور انجمن ہذا نے اپنے نفاق وکفر کا کھل کو مظاہرہ کیا۔ غیبت مہدی سیدنا گوھر شاہی کو انتقال کا رنگ دے دیا، جنازہ پڑھایا گیا، مزار بنا دیا گیا۔ دعائے مغفرت کرائی گئی۔ اور منافقانہ روش کا یہ عالم ہے کہ معصوم ذاکرین کو دھوکہ دینے کیلئے آج بھی عالم غیبت کا لفظی استعمال کرتے ہیں۔ بابر شاہ نے اخبارات کے ذریعے مخالفت مہدی کی تحریک شروع کر دی، پاکستان کے متعدد اخبارات میں بابر شاہ نے انٹرویو دیا کہ: میں اپنے والد کو امام مہدی تسلیم نہیں کرتا بلکہ جو بھی سرکار گوھر شاہی کے متعلق یہ گمان رکھتا ہے کہ آپ امام مہدی ہیں وہ شیطان کی سخت گرفت میں ہیں۔ سید فضل حسین نے کہا کہ: سرکار گوھر شاہی نے کبھی بھی اپنے امام مہدی ہونے کا اعلان نہیں فرمایا۔ اورانہوں نے تو صرف امام مہدی کی نشانیوں کا ذکر کیا ہے۔ کچھ کم بخت لوگوں کا پروپیگنڈا ہے کہ سرکار گوھر شاہی امام مہدی ہیں۔ امینہ بیگم نے کہا کہ وہ کوٹری میں آکر یہ کہے گا کہ سرکار گوھر شاہی امام مہدی ہیں تو میں اُن کی ٹانگیں تڑوا دونگی۔ اور انہوں نے ایسا ہی کیا، مہدی فاؤنڈیشن کے ساتھیوں نے جب کوٹری میں سرکار گوھر شاہی کے مرتبہ مہدی کی بابت لٹریچر تقسیم کیا تو انہوں نے ایک ساتھی کو پکڑ کر اس کی ٹانگیں تڑوا دی۔ وصی محمد قریشی نے پوری ذاکرین برادری کے ایمان تباہ کر دئے۔ یہ بد بخت مرتبہ مہدی کا سخت مخالف ہے۔ اسکا کردار امیر المنافقین جیسا ہی ہے۔

سرکار گوھر شاہی کا انتہائی کرم اور توفیق ہے کہ مہدی فاؤنڈیشن نے پاکستان سمیت پوری دنیا میں پرچار مہدی کا آغاز انتہائی منظم ہوکر شروع کردیا۔ اہل خانہ اور انجمن ہذا نے عملی طور پر ہماری مخالفت شروع کردی۔ وہابی علماء، تحفظ ختم نبوت والوں کے ساتھ ملکر ہماری جماعت کو سبوتاژ کرنے کیلئے عملی طور پر سامنے آ گئی۔ پاکستان میں ہماری جماعت کے ساتھیوں کو پولیس اور مولیوں کے ساتھ ملکر گرفتار کرلیا گیا۔ سرکار گوھر شاہی کی تعلیم کی کھلی مخالفت کری۔ تعلیم گوھر شاہی کو کھلے عام جھٹلایا گیا۔

فنافی الشیخ کی تشریح:

مرشد جس کو منتخب فرمالیں، سب سے پہلے اس کے نفس کو پاک کرتے ہیں۔ پھر اپنے سینے کی کوئی مخلوق طالب کے سینے میں داخل فرماتے ہیں جو تین سال طالب کے سینے میں مقیم ہوکر طالب کے لطائف صدر کو اپنی صحبت میں رنگ دیتا ہے۔ تین سال بعد مخلوق مرشد طالب کے سینے سے نکل جاتی ہے۔ اور صحبت کا رنگ چھوڑ جاتی ہے اسی رنگ کو محبت مرشد کہتے ہیں اور اس مقام کو فنافی الشیخ کہتے ہیں۔

سرکار گوھر شاہی کی آمد سے قبل روحانیت میں تین مدارج تھے۔ اول مرتبہ فنافی الشیخ، دوئم مرتبہ فنافی الرسول، سوئم مرتبہ فنافی اللہ۔ روحانی قوانین کے مطابق مرتبہ فنافی الشیخ ایک زینہ ہے جس کے ذریعے مرشد کی باطنی تعلیم پوری ہوتی ہے، بعد ازاں مرشد کامل طالب کو محمد الرسول اللہ کی باطنی کفالت میں دیدیتا ہے۔ پھر حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم طالب کے سینے میں اپنا کوئی جسہ داخل فرماتے ہیں، جس کے ذریعے محمد الرسول اللہ کا جسہ مبارک طالب کے سینے کی مخلوقوں کو باطنی تعلیم سکھاتا ہے۔ اگر طالب کی منزل محمد الرسول اللہ تک ہی محدود ہے، تو محمد الرسول اللہ کا جسہ اُس طالب کے سینے میں مستقل قیام کرلیتا ہے۔ ایسے ہی لوگوں کو تسلسل محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور نائب رسول اللہ بھی کہا جاتا ہے۔ اگر طالب کی منزل اللہ تک ہے تو محمد الرسول اللہ کا جسہ مبارک طالب کے سینے میں اپنی تعلیم مکمل کرکے واپس چلا جاتا ہے، اور ایسے طالب کو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے حوالہ کردیتے ہیں۔ پھر اللہ کا جسہ مبارک طالب کے سینے میں ہمیشہ کیلئے مقیم ہوجاتا ہے۔ یہ تیسرا علم ہے۔ ایسے لوگوں کو اللہ کا ظاہر بھی اللہ کا روپ بھی اور اللہ بھی کہا جائے تو بجا ہے۔

قبل از امام مہدی سیدنا گوھر شاہی، اُمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اولیاء اکرام کو عبدالقادر جیلانی کے طفل نوری کے طفیل محمد الرسول اللہ کے طفل نوری تک رسائی، اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفل نوری کے وسیلہ سے اللہ تک رسائی تھی۔ اس لئے منزل بہ منزل، درجہ بدرجہ فنافی الشیخ، فنافی الغوث، فنافی رسول اور آخر میں فنافی اللہ تک پہنچتے تھے۔

چونکہ امام مہدی سیدنا ریاض احمد گوھر شاہی کی آمد سے ولائت ختم ہوچکی ہے۔ غوث الاعظم عبدالقادر جیلانیؒ کی باطنی حاکمیت ختم ہوچکی ہے۔ اب پوری کائنات میں کل انسانیت کی اللہ تک رسائی فقط امام مہدی سیدنا گوھر شاہی کے وسیلہ سے ثابت ہے۔ پہلے تو مخلوق اور اللہ کے درمیان شیخ، غوث الاعظم اور محمد رسول کے وسیلے حائل تھے۔ اور یہی بھی اُس وقت کام آتے تھے جب کوئی کلمہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ کر اسلام قبول کرلے۔ اس طرح غیر مسلم حضرات کا راستہ رکا ہوا تھا۔ آمد مہدی سیدنا گوھر شاہی کے طفیل اب کل انسانیت کو وسیلہ مہدی گوھر شاہی حاصل ہے۔ امام مہدی سیدنا گوھر شاہی اور اللہ کے درمیان کوئی وسیلہ یا فاصلہ نہیں ہے۔ امام مہدی کا طفل نوری براہ راست اللہ سے

مسلک ہے۔اس طرح درمیان میں اب محمد الرسول اللہ کا وسیلہ موجود نہیں ہے۔نتیجہ یہ ہے کہ اب ہر دین، دھرم، مذہب والا بنا کسی بھی مذہب کا کلمہ پڑھے بغیر یا کوئی بھی دین دھرم و مذہب اختیار کئے بغیر اللہ سے بوسیلہ مہدی گوھر شاہی واصل ہو سکتا ہے۔

یونس الگوھر کا تعارف:

یونس الگوھر غلام گوھر شاہی، محبِ گوھر شاہی ہے۔یونس الگوھر سگِ گوھر شاہی ہے۔سیدنا گوھر شاہی نے اپنے بندے یونس الگوھر پر بے حد کرم فرمایا۔ذاتی دل چسپی سے نفس کو پاک فرما کر اپنے سینہ مبارک سے ایک جسہ مبارک اپنے بندے کے سینہ میں پیوستہ فرمایا۔اس طرح یونس الگوھر کو سیدنا گوھر شاہی نے فنافی الگوھر کے شرف سے نوازا۔اس کو فنافی الشیخ کا مقام کہا جاتا ہے۔فرمان گوھر شاہی ہے کہ: فنافی الشیخ، شیخ کی طرح چلتا ہے، شیخ کی طرح بولتا ہے۔الغرض فنافی الشیخ، شیخ کی ہر ادا میں مکمل طور پر ڈھل جاتا ہے۔

سیدنا گوھر شاہی نے ایک عظیم ترین کرم اپنے بندے یونس الگوھر پر یہ بھی فرمایا کہ: ریاض الجنہ تک رسائی دینے کیلئے یونس الگوھر کے جسم میں عکس ریاض داخل فرمایا، عکس ریاض بندے کی روح میں ضم ہو گیا۔یاد رہے کہ یہ انضمام بندے کی روح اور عکس ریاض کے مابین ہے۔قدیم ذات ریاض میں انضمام نہیں ہوتا۔

یونس الگوھر بطورِ نمائندہ مہدی:

تمام احباب کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ سیدنا امام مہدی گوھر شاہی علیہ السلام نے مجھے اپنا نمائندہ مقرر فرمایا ہے۔جب تک امام مہدی سیدنا گوھر شاہی دوبارہ اس دنیا میں ظاہر نہیں ہونگے، اُس وقت تک دنیا والوں کا امام مہدی گوھر شاہی سے رابطہ میرے ذریعے ہی ہوگا۔یوں تو چاند والی تصویرِ گوھر شاہی سے بھی رابطہ کیا جا سکتا ہے لیکن ملاقات میرے ذریعے ہی ہونا قرار پائی ہے۔یہی امام مہدی گوھر شاہی علیہ السلام کا فیصلہ ہے۔سیدنا گوھر شاہی نے مجھے پر چار مہدی کی ذمہ داری سونپی ہے۔میرے پاس کیا اختیارات ہیں اسکا تو علم نہیں ہے لیکن یہ جانتا ہوں کہ مجیب ہوں جو مانگتا ہوں سیدنا گوھر شاہی کی ذات سے، وہ مجھے عطا ہو جاتا ہے۔جو میرے پاس جیسی تمنا و آرزو لاتا ہے، میں سرکار گوھر شاہی کی بارگاہ میں پیش کر دیتا ہوں، اور لوگوں کی بگڑی بن جاتی ہے۔جہاں جاتا ہوں میرے سر پر کرمِ گوھر شاہی کی بدلی سایہ فگن رہتی ہے۔لوگوں کا روحانی علاج بھی ہو جاتا ہے اور روحوں کو حیات جاویداں بھی مل رہی ہے۔یوں محسوس ہوتا ہے جیسے کہ سرکار گوھر شاہی فرما رہے ہوں: تُو جہاں جہاں چلے گا، میرا سایہ ساتھ ہوگا۔

یونس الگوھر الوسیله الی جوھر شاھی:

فرمان گوھر شاہی: ھم تم سے ملیں گے تم ساری دنیا سے ملنا۔میں نے اِسی فرمان کی روشنی میں وسیلہ کا مفہوم اَخذ کیا ہے۔یہ دورِ غیبت کیلئے ہے۔ضروری نہیں ہے کہ یونس الگوھر کے وسیلہ کے بغیر سرکار گوھر شاہی کسی کو نہ ملیں! یونس الگوھر کا یہ وسیلہ ظاہری نوعیت کا ہے۔باطنی طور پر سرکار گوھر شاہی بے شمار لوگوں کو ملتے ہیں، اور مستقل کرم نوازی فرما رہے ہیں۔سرکار گوھر شاہی کسی کو بھی بغیر وسیلہ کرم فرما سکتے ہیں لیکن باطنی معاملات کو پہچاننے کیلئے باطنی علم ہونا ضروری ہے، اور باطنی علم لوگوں کو حاصل نہیں ہے۔شاید اِسی لئے لوگوں کی اصلاح و فلاح کیلئے یونس الگوھر کو ظاہری وسیلہ مقرر فرمایا ہے۔بہت سے ذاکرین کہتے ہیں کہ ہم بہت سنیئر ہیں اور ہم کو سرکار گوھر شاہی کا قرب و محبت حاصل

ہے۔اِسی بناپروہ اس بات پر چڑتے ہیں کہ یونس الگوھر کووسیلہ کیونکر تسلیم کرلیا جائے!ایسے لوگ نہ تو پرچارِ مہدی میں متحرک ہیں اور نہ ہی اِن کوامام مہدی سیدنا گوھر شاہی کے مشن کی پرواہ ہے۔بس حسد کی بناپر یونس الگوھر سے دشمنی مول لے رہے ہیں۔ہرذاکر خود کو عاشق سمجھتا ہے۔لیکن عاشق کی تشریح سے ناآشنا اور ناواقف ہے۔بہت سے ذاکر خود کو محبّ سمجھتے ہیں لیکن محبت گوھر شاہی کی تشریح سے واقف نہیں ہیں محبِّ گوھر شاہی وہ ہوتا ہے جس کے سینے میں جسہ گوھر شاہی مقیم ہو۔فرمان گوھر شاہی ہے کہ جس کے قلب پر تصویر گوھر شاہی نقش ہوجائے ایسے شخص کے قلب کی ابتدا دریائے وحدت سے ہوتی ہے۔ذرا سوچئے! تصویر گوھر شاہی قلب میں آجائے تو ابتدا دریائے وحدت ہے۔اگر جسہ گوھر شاہی قلب میں سما جائے تو کیا عالم ہوگا!

ایک اہم نوٹ

لوگوں نے کہا: یہ ذاکرین آپ کو اللہ کیوں کہتے ہیں؟ ارشاد ہوا: یہ ہم کو نہیں بلکہ ہمارے اندر جو اللہ بس رہا ہے اُس کو اللہ کہتے ہیں۔

سیدنا گوھر شاہی نے مشن کی ابتدا فرمائی تو ہر خاص وعام کو اسم ذات اللہ کا ذکر قلبی عطا فرمایا۔قلوب میں اسم اللہ کا نور داخل ہوا،تو قلوب کا رُخ از خود سرکار گوھر شاہی کے جسم میں موجود جسہ توفیق الٰہی کی طرف ہوگیا۔چونکہ اللہ کا جسہ بھی اللہ ہی ہوتا ہے،اِسی لئے اکثر ذاکرین سرکار کو بے اختیار اللہ کہنے لگے۔لوگوں نے اعتراض کیا۔سرکار گوھر شاہی نے ارشاد فرمایا کہ اسم اللہ کے نور کی وجہ سے اِن کو اللہ سے محبت ہوگئی ہے۔اور اِن کا رُخ ہمارے جسم میں موجود جسہ توفیق الٰہی کی طرف ہوگیا ہے،یہ لوگ ہمارے اندر مقیم اللہ کی طرف اشارہ کرکے اللہ کہتے ہیں۔ہم کو اللہ نہیں کہتے اور نہ ہی سمجھتے ہیں۔

یونس الگوھر کو کچھ لوگ کثرتِ جذبات میں مبتلا ہوکر سرکار اور مالک کہہ دیتے ہیں۔کچھ لوگوں نے کہا: یہ گستاخی ہے۔میں نے بھی کہا کہ ہاں ایسا کہنا گستاخی ہے۔پھر یہ بھی خیال آیا کہ گستاخی کرنے والوں کا ایمان برباد ہوجانا چاہیئے۔جب اُن کے دل کو دیکھا تو محبت گوھر شاہی میں سرشار پایا۔یہ دیکھ کر پریشان ہوگیا،سوچنے لگا کہ آخر کیا ماجرا ہے؟

ایم ایف آئی پر تحقیر اسلام،تحقیر رسالت اور تحقیر قرآن کا سنگین بہتان:

بہت سے تنگ نظر،تنگ دِل اور باطنی علوم سے نابلد فرقہ پرست مسلم حضرات (مہدی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل) پر تحقیر رسالت،تحقیر اسلام،تحقیر قرآن کے سنگین بہتان عائد کرتے ہیں۔

پیغمبر اسلام حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تحقیر کرنے والا کسی بھی مذہب کا ہو،وہ ہرگز رب کا قرب ومحبت حاصل نہیں کرسکتا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام عالمین کیلئے رحمت بنا کر بھیجا گیا۔آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والا رب کی رحمت سے محروم رہتا ہے۔

رسول اکرم ﷺ کی محبت اسلام کی روح ہے۔جس مسلم کا قلب محبت رسول ﷺ سے خالی ہو وہ مومن نہیں بن سکتا۔لیکن دیگر مذاہب کیلئے اُنکے نبی کی محبت اُن کے مذہب کا مرکزی حصہ ہے۔

مختلف غیر مسلم افراد وقتاً فوقتاً دنیا کے مختلف حصوں میں محمد ﷺ کے بارے میں غیر شائستہ تاثرات دیتے رہتے ہیں،اور دنیا بھر میں مسلم

عوام اِس کے خلاف اپنے غم و غصہ کا اظہار کرتے ہیں۔لیکن مسلم فرقے جب پیغمبر اسلام کی شان میں کھلے عام شدید ترین گستاخی کرتے ہیں تو کسی مسلم کو اِس پر تکلیف نہیں ہوتی۔فرقہ وہابیہ، دیوبندی مکتبہ فکر، اہل حدیث اور اسی وضع کے دیگر مکاتب فکر آئے دِن ناموس مصطفیٰ پر گستاخانہ جرأت کرتے رہتے ہیں۔میں نے متحدہ عرب امارات میں دیکھا ہے: مقامی عربی کسی عجمی کا نام نہیں جانتے تو اُسے محمد کہہ کر مخاطب کرتے ہیں۔قرآن مجید کو مساجد میں تکیہ بنا کر سو جاتے ہیں۔کبھی کبھی یہ بھی دیکھا گیا کہ قرآن مجید کو نعوذباللہ جوتے رکھنے والی جگہ رکھ دیتے ہیں۔سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات میں کھجور کے پیکٹ پر مسجد نبوی کی شبیہ بنی ہوتی ہے۔جسکو وہاں کے لوگ کچرے کے ڈبے میں پھینک دیتے ہیں۔محمد رسول اللہ ﷺ کا اسم گرامی سن کر انگوٹھوں کے ناخن کو چومنا سنت آدم علیہ السلام ہے۔لیکن سعودی علماء، اماراتی علماء اور دیگر عرب علماء اس مبارک فعل کو شرک و بدعت قرار دیتے ہیں۔سعودی عرب والوں نے جنت البقیع میں موجود تمام اصحاب رسول اور بنت رسول فاطمہ الزہرہ کے مقابر پر بلڈوزر پھروا دیا۔

مہدی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل ناموس مصطفیٰ کی امین ہے۔سیدنا امام مہدی گوھر شاہی علیہ السلام کے عطا کردہ باطنی علم کے مطابق ہم عظمت مصطفیٰ بیان کرتے ہیں۔اس علم مقدس کے مطابق محمد الرسول اللہ ﷺ انسانی نطفہ کی پیدائش نہیں بلکہ نور اللہ سے انکا جسم تشکیل پایا۔قرآن مجید اس موقف کا شاہد ہے۔قد جاءکم من اللہ نور و کتاب مبین۔یعنی ہم تمہاری جانب اپنا نور بھیجا اور کتاب مبین۔جبکہ ایک حدیث نبوی کے مطابق: انا من نور اللہ والمومنین من نوری۔یعنی میں اللہ کا نور ہوں، اور مومنین کو میرے نور سے بنایا گیا۔ہمارے ان متبرک عقائد کو فرقہ پرست عناصر گستاخی رسول قرار دیتے ہیں۔

امام مہدی سیدنا گوھر شاہی علیہ السلام کے محاسن و فضائل بیان کئے جاتے ہیں تو ان فرقہ پرست عناصر کو گستاخی رسول کا گمان ہوتا ہے۔احادیث نبوی میں آیا کہ: امام مہدی علیہ السلام کو محمد الرسول اللہ کی کامل شباہت پر ہونگے۔

اب وقت آ گیا ہے کہ فرموداتِ گوہر شاہی پر عمل کیا جائے

فرمانِ گوہر شاہی:

ایک وقت ایسا آئے گا جب سب کو تیر کیطرح سیدھا ہونا ہوگا۔

اب مہدی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل والوں کے لئے وہ ہی وقت ہے پیرو کار مہدی کو اپنا کردار مثالی بنانا ہوگا۔جو فرمودات گوہر شاہی پر عمل نہیں کرے گا ایمان سے محروم ہو جائیگا۔سرکار کے قدموں میں جگہ چاہیے تو سرکار کی تعلیمات پر عمل کرو۔ہر شخص کو سرکار گوہر شاہی کی تعلیم کے مطابق خود کو ڈھالنا ہوگا۔

فرمانِ گوہر شاہی:

ہم دعا پر نہیں دوا پر یقین رکھتے ہیں۔

سرکار کا فرمان ہے کے مشن بتانے سے پہلے لوگ تمہاری زبان، تمہاری گفتار، کردار، اخلاق تمہارا لباس رہن سہن دیکھیں گے، آیا کہ یہ جو

بندہ ہے پیروکارِ مہدی ہے یا نہیں۔ اگر تم نے انکو اپنے کردار سے مطمئن کر دیا، پھر وہ تمہارے پیغام اور مشن کی طرف توجہ دیں گے۔

کردار سازی:

ہمارا کردار: تزکیہ نفس کیلئے تزکیہ اخلاق بہت ضروری ہے۔ زبان کو قابو میں رکھنا، عظیم گناہوں سے چھٹکارا حاصل کرنے کیلئے انتہائی ضروری ہے۔ حضور پاک ص نے فرمایا: اے ابوبکر! اگر تُو مجھے زبان اور شرمگاہ کی ضمانت دیدے تو میں تجھے جنت کی ضمانت دیدوں گا۔

یہ زبان ہی ہے جس سے ہم لوگوں کی برائی کرتے ہیں، فحش گوئی کرتے ہیں، جھوٹ بولتے ہیں، غیبت و بہتان طرازی کرتے ہیں۔ اگر زبان کو قابو میں کرلیا جائے تو تزکیہ نفس میں بہت آسانی ہو جائیگی۔

نفس کی صفائی نور سے ہوتی ہے۔ جب نفس میں نور داخل ہوتا ہے تو وہ امارہ سے لوامہ بنتا ہے۔ جب تک نفس امارہ ہے سیرت نفس کفر پر مبنی رہتی ہے۔ خلق خدا کو آزار پہنچانا، اپنے عیوب کو تسلیم نہ کرنا، ظلم و زیادتی کر کے خوش ہونا، شر پھیلانا، اکڑ اور انانیت میں ذلیل ہونا اسکی پہچان ہے۔ لیکن جب نور کی وجہ سے نفس لوامہ بن جاتا ہے تو اس میں ملامت کا وصف نمودار ہوتا ہے۔ جب گناہ سرزد ہوتا ہے تو ملامت اس گناہ کو صاف کرنے میں مدد کرتی ہے۔ فرمان گوہر شاہی ہے کہ جب تک نفس امارہ ہے، کسی پاکیزہ کلام یا آیت کا نور جسم میں استقرار نہیں پکڑتا۔ لہٰذا ضروری ہے کہ نفس کی امارگی زائل ہو، بصورت دیگر کسی بھی لمحے خرمن ایمان غارت ہوسکتا ہے۔ تزکیہ نفس کئے بغیر چارہ نہیں۔ زبانی جمع خرچ سے خود کو بے وقوف بنا سکتے ہو۔ لیکن جوہر ایمان تو طہارت نفس کے بعد ہی حاصل ہوگا۔ سُستی کاہلی تن آسانی بھی نفس کی بندگی کرنے کے مترادف ہے۔ تزکیہ نفس، درحقیقت نفس کی موافقت کرنے سے نہیں بلکہ مخالفت کرنے سے حاصل ہوگا۔ ہر ممبر کو چاہیے کہ اپنا محاسبہ کرتا رہے۔ اپنے عیوب کا احساس ہونا غیر معمولی بات ہے، اکثر لوگوں کو اپنے عیوب نظر نہیں آتے لیکن جب نفس امارگی سے نکل کر لوامہ بن جاتا ہے تو اس مقام پر نفس عیوب پر ملامت کرتا ہے۔ جس کی وجہ سے عیوب ظاہر ہو جاتے ہیں۔ نفس امارہ عجیب جانور ہے، اپنی تعریف پر فرعون بن جاتا ہے جبکہ دوسروں کی تعریف ذرا برداشت نہیں کرتا۔ کچھ نفس ایسے بھی ہوتے ہیں کہ کسی کی بھی تعریف بن کر چراغ پا ہو جاتے ہیں۔ بھوک لگے اور کھانا میسر نہ ہو تو دیوانہ بن جاتا ہے، خوب شور مچاتا ہے، اور کھانا کھانے کے بعد فرعون بن جاتا ہے۔ لوگوں کی اچھائیوں سے حسد میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ رب کی بندگی بھی صرف اپنے نفس کی تسکین کی خاطر کرتا ہے۔ ویسے تو ایک پیسہ بھی رب کی راہ میں لگانا نہیں چاہتا لیکن اگر نفس کی انا آڑے آجائے تو لاکھوں روپے صرف اپنی عظمت ثابت کرنے میں لگا دیتا ہے۔ ایسے ہی افعال میں ہمارے بہت سے ممبر زملوث ہیں۔ کم غذا، کم نیند اور کم گفتگو کرنا تزکیہ نفس میں آسانی پیدا کر دیتا ہے۔ ہم نے لوگوں پر پابندی عائد کری تھی کہ سرخ گوشت اور گیہوں کا آٹا نہ کھایا جائے۔ بہت سے لوگوں نے اس پر عمل کیا اور اُنکو فائدہ بھی ہوا لیکن پھر بعد میں لوگوں نے چھوڑ دیا۔

کردار سازی کے لیے سنہری اصول:

۱۔ کسی کی برائی کو نہیں دیکھنا ہمیشہ اُسکی اچھائی پر نظر رکھنی ہے۔

۲۔ اگر کسی نے آپ سے کسی اور کی برائی یا ٹوہ لینے کی نیت سے بات کی تو اُس کو صاف کہہ دیں کہ ہم نے وعدہ کیا ہے اور ہم معافی چاہتے

ہیں ہم آپ کے ساتھ ان باتوں میں شریک نہیں ہو سکتے ۔
۳۔نرم مزاجی اختیار کرنی ہوگی۔
۴۔جھوٹ نہیں بولنا۔
۵۔سرکار کی قسم نہیں کھانی، نہ دینی ہے کسی معاملے کی تہہ کو جاننے کے لئے ۔ بہت زیادہ قسم اٹھانے والا منافق ہے (القرآن)
۶۔کسی کے سامان کی تلاشی نہیں لینی۔
۷۔چوری کرنا منع ہے، جو چوری میں ملوث ہوگا، اس کو مشن کی ذمہ داری سے سبکدوش کر دیا جائیگا۔
۸۔بلاوجہ پریشان نہیں رہنا موڈی لوگوں کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔
۹۔اگر آپ کسی سے اپنی ذاتی نوعیت کا گوشہ چھپانا چاہتے ہیں تو یہ آپ کا حق ہے۔

کردار کا مطلب ہے اخلاق حسنہ، تزکیہ اخلاق افضل اعلیٰ تزکیہ نفس، زبان کو سنوارنا ہی گفتار و کردار کو سنوارنا ہے درگزر کر دینا معاف کر دینا یہ سب کردار سے متعلقہ عمل ہیں ۔ ہر انسان اچھے انسان سے محبت کرتا ہے اچھا انسان کاغذ میں نہیں بلکے اسکا عمل اسکا کردار سے اچھا ہو۔ نمائندگی امام مہدی علیہ السلام کے لیے مثالی کردار ہونا ہوگا۔ اپنے کردار کو نیکی سمجھ کر نہ سنواریں بلکے اپنی چال ڈھال گفتار اخلاق اس لیے سنواریں کے آپ کا کردار سرکار گوہر شاہی کے مشن سے براہ راست جڑا ہے، اگر آپ مثالی کردار کے حامل ہوں گے تو پرچار مہدی کرنے میں آسانی ہوگی لوگ آپ کی بات آرام سے مان لیں گے۔

☆☆☆

فرمودات گوہر شاہی

روحانی علم کے ذریعے کافر بھی جنت میں جاسکتا ہے۔ اگر کوئی روح اللہ کے کسی نام سے چمک اُٹھی۔لیکن جسم کافر تھا۔جنت میں جسموں کو نہیں ۔روحوں کو جانا ہے۔ اگر اس دنیا میں ہی وہ روح مراقبے یا مکاشفے کے ذریعے مقام دید تک پہنچ گئی۔تو یہیں کلمہ پڑھ لے گی۔چمکتی روح کو دوزخ میں نہیں ڈال سکتے۔پھر اس پر یہ شرط ہوگی کہ کلمہ پڑھے بغیر جنت میں داخلہ ممنوع ہے۔حقیقت کا نظارہ دیکھ کر وہ روح کلمہ پڑھ ہی لے گی۔اصل کلمہ روحوں کا ہی پڑھنا ہے۔

وی سی آر، ویڈیو، کیمرے، تصویروں اور حسن و دولت کا غلط استعمال گناہ ہے۔جس کے ذریعے بے حیائی پھیلے اِن ہی چیزوں کو اگر برائی روکنے کے لئے استعمال کیا جائے تو جائز ہے۔یادداشت اور شناخت کے واسطے تصویر رکھنا یا دیکھنا کوئی جرم نہیں ہے۔

کچھ قبروں کو ضائع یا نشانات یا مٹنے کی وجہ سے پکی کرانا۔یا کسی ایسے ولی اللہ کا مقبرہ بنانا جو مرنے کے بعد بھی فیض عطا کرسکتا ہے جائز ہے۔ عام انسانوں کی قبروں پر جہاں کچھ روحانیت نہیں ہے۔وہاں عورتوں کا جانا منع ہے کیونکہ وہاں جنات ڈیرہ ڈال لیتے ہیں۔کیونکہ اُن کی غذا فاسفورس ہے جو ہڈیوں میں پائی جاتی ہے۔

جنتوں میں داخلے کے لئے مذہب کی کشتی کا وسیلہ یا ولیوں نبیوں کی محبت وسیلہ ہے۔اللہ سے دوستی تک رسائی بھی اللہ والوں کے وسیلہ سے ہی ہوتی ہے۔بغیر مذہب کے جنت کا مسافر تنہا ہے۔جو کسی وقت کسی جگہ شیطانوں لٹ جاتا ہے۔اِسی طرح کوئی اللہ کا طالب بغیر علم اور بغیر رہبر کسی بھی جگہ بھٹک سکتا ہے۔

خوابوں کے ذریعے بھی ولی اللہ فیض پہنچا سکتے ہیں۔ولیوں کی قبروں سے بھی فیض ممکن ہے۔غیر مذاہب والوں کو بھی اللہ یا کسی نبی ولی کی طرف سے اشارے ہو سکتے ہیں۔جس کے ذریعے وہ کسی مذہب کا انتخاب کر لیتا ہے۔مذاہب دنیا میں مدرسوں کی مانند ہیں۔جس کا جی چاہے جس مدرسہ میں چلا جائے۔اِس میں سکھانے کے لئے اللہ کے نبی ہیں۔اللہ کے نبی اور ولی اِن مدرسوں کے مہتمم ہوتے ہیں۔اور اِن کا انجام جنت ہے۔لیکن دنیا میں واحد ایک ایسا مدرسہ ہے۔جسے اللہ خود چلاتا ہے۔اُس مدرسے میں اللہ کی رضا کے بغیر داخلہ نہیں ملتا اور اِس کے فارغ التحصیل ولی بن کر نکلتے ہیں۔یعنی وہ اللہ سے محبت کرتے ہیں اور اللہ اِن سے محبت کرتا ہے۔اسے تصوف بولتے ہیں۔اللہ سے منظوری کے بعد اِس تعلیم کو سکھانے کے لئے ولی ہر وقت موجود ہوتے ہیں۔جو چیز جس مذہب میں حرام ہے۔وہ اِس مذہب والوں کے لئے حرام ہی ہے جب تک ذبح نہ ہو جائے۔دونوں میں سے کوئی ایک عشق کی بھٹی پر نہ چڑھ جائے۔

نفسانی خواہشات اور گناہوں کو چھوڑنے کے بغیر کوئی منزل نہیں ملتی۔لہٰذا اِن سے نجات پانے کی کوشش کی جائے۔اللہ فرماتا ہے مجھے وہ لوگ بھی عزیز ہیں جو گناہوں چھوڑنے کی ترکیبیں سوچتے ہیں۔

ہر وہ شخص جو اللہ کو پانے کے لئے رابطہ کرے وہ بھی قابل احترام ہے۔اور امداد و اخلاق کا مستحق ہے۔خواہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتا ہے۔

نفس اور شیطان کی شرارت سے بچنے، دل کو پاکیزہ اور منور رکھنے کے لئے ذکر اللہ کثرت سے کیا جائے۔

چونکہ اب اِس مشن میں ہر قسم کے نیک و بد بندے اور ہر مذہب کے لوگ شامل ہو چکے اور ہو رہے ہیں سب کا مقصد اللہ سے محبت جوڑنا، پھر صراط مستقیم ہے۔لہٰذا معراج انسانیت کا خیال رکھنا ہوگا۔خبر نہیں کن کس مرتبہ تک پہنچ جائے۔

ہر مذہب والا دوسرے مذہب پر تنقید نہ کرے۔اور نہ ہی کسی کے پیشوا کو برا بھلا کہے۔قلبی ذکر کی تلقین کی جائے۔تاکہ نور کا رخ خود بخود نور کی طرف ہو جائے۔

اِس مشن کا ہر ذاکر اپنے اپنے مذاہب میں اِس تعلیم کا پرچار کرے۔اور اِس کو فرض اولین سمجھے۔اِس مشن سے ملحقہ ہندو مسلم سکھ عیسائی بھی مجموعی طور پر تبلیغ کے لئے جا سکتے ہیں۔

فرمودات گوھر شاہی

جنات شیطانی مخلوق سمندر میں شرارت نہ کرے، خضر علیہ السلام اس شیطانی کو روکنے کے لئے مامور ہے۔

کوئی جتنا زیادہ شرارتی ہے اِس میں اُتنے ہی جنات ہوتے ہیں۔

عالمِ شرار: جسکے پاس لطیفہ نفس یعنی جنات کا علم ہو۔حضور پاکؐ سے اصحابہؓ نے پوچھا کہ عالم شرار کیا ہے۔
حضور پاک نے فرمایا کہ عالم شرار سے پناہ مانگو۔

زندہ سمندر: زندہ سمندر وہ ہے جس میں مخلوقیں لہریں بناتی ہیں۔
جس سمندر سے مخلوقیں ہٹالیں، اُس کی لہریں نہیں بنتی ،اِس کومردہ سمندر کہتے ہیں۔

شرارت کیا ہے؟ کیلے کا چھلکا پھینک دیا۔بلاوجہ مخلوق کونقصان پہنچانا۔

سیلاب: کبھی کبھی مخلوق،ڈیوٹی والی مخلوق کی غلطی کی وجہ سے بھی ماری جاتی ہیں وہ شہید کہلاتے ہیں۔
وقت کا سلطان دعا کرتا ہے اُس کے اندر پہاڑوں کی کنجیاں ہوتی ہیں۔
آسمان پہ کھڑکیاں کھلی ہوئی وہاں سے ہوا آتی ہے۔
سیاحت کے لئے کھڑکیاں یہ ھوا،ھوانہیں ہے۔روح کے آنے کی کھڑکیاں ہیں۔روح کی ہم جنس ھوا ہے۔
ایک دفعہ ملکوت کا چکر لگا کر آ ؤ۔یہاں آ ؤ گے تو مرنا چاھے گا۔

''**ریاض الجنہ**'' سے ہو کے یہاں آ ؤ تو جینا نہیں چاہو گے۔تم نے صرف یہاں کی ھوا چکھی ہے۔
شدید دھوپ سے AC میں جاؤ،ناسوت سے ملکوت میں جاؤ ایسا لگے گا۔
وہاں تو کبھی جلال کا موسم۔جلال کے موسم سے لوٹا تو صرف عشق والوں کے لئے رحم۔کبھی عاشقانہ کبھی منصفانہ ہے۔
کسی کو کیا پتہ یہاں شہوت کا تناسب کتنا ہے۔ساری برائیوں کی نار الگ الگ ہے۔
ناپاک لطیفہ،کسی پہ شہوت کا کسی پہ حرص کا غلبہ ہوتا ہے۔
تو اگر ایک مرتبہ وہاں ھو کے آجائے تو مجھ سے ہاتھ لگانے سے کترائے گا۔اور روتے رھو گے ساری زندگی کہ مجھ سے ہاتھ کیوں لگایا۔

مولائے کل مہدی ال منتظر ریاض گوہر شاہی مرحبا

سعودی حکومت کی گھناؤنی سازش

عرصہ ۱۲ سال سے مولائے کل مہدی ال منتظر سیدنا گوہر شاہی کے مرتبہ مہدی کے تصدق میں منجانب اللہ ظاہر ہونے والی نشانیوں کا پرچار کیا

جارہا ہے۔ یہ نشانیاں تصاویر سیدنا امام مہدی گوہر شاہی کی صورت میں چاند، سورج حجر اسود، مریخ، شولنگ اور دیگر مقامات پر ظاہر ہوئیں ہیں۔ منجانب اللہ نشانیوں کے پرچار کا مقصد تمام انسانیت کی فلاح ہے، یہ نشانیاں تمام انسانیت کے لئے ہدایت کا سرچشمہ ہیں۔ ان نشانیوں کا کسی مذہب سے تعلق نہیں ہے بلکہ تصاویر امام مہدی سیدنا گوہر شاہی بلاتفریق رنگ و نسل و مذہب تمام انسانیت کو فیض پہنچا رہی ہیں۔ لیکن سعودی حکومت کو پرچار مہدی اور نشانیوں کا پرچار پسند نہ آیا اور حکومتی سطح پر پرچار مہدی کی مخالفت شروع کر دی اور اس کی وجہ یہ ہے کہ احادیث میں ہے کہ: ''امام مہدی علیہ سلام عرب سے ان کی حکومت چھین لیں گے''، جب حجر اسود میں تصویر سیدنا امام مہدی گوہر شاہی کا پرچار ہوا تو سعودی حکومت مزید سیخ پا ہوگئی اور اوچھے ہتکنڈوں پر اتر آئے اور اپنی دانست میں منجانب اللہ نشانیوں کو مٹانے کی ناکام کوششوں میں لگ گئے، اس ضمن میں سب سے پہلے انہوں نے حجر اسود پر رنگ پھیر دیا۔ مہدی فاؤنڈیشن نے اُن کی اس سازش کو پوری دنیا میں بے نقاب کر دیا اور پوری امت مسلمہ کو اس سازش سے آگاہ کیا اور تنبیہ کری کہ حجر اسود پر رنگ پھیر دینے کی وجہ سے حج موقوف ہوگیا ہے بلکل اسی طرح جیسے ناخن پالش لگانے سے وضو نہیں ہوتا۔ کعبہ کی عمارت کی عظمت حجر اسود کی وجہ سے ہے اور حجر اسود کی عظمت تصویر امام مہدی گوہر شاہی کی وجہ سے ہے۔ حضور پاکؐ نے فرمایا کہ: جو بھی حجر اسود کو عقیدت اور محبت سے بوسہ لے گا، روز محشر حجر اسود اُن کی شفاعت کرے گا۔ حجر اسود کا بوسہ تب ہی ہو گا جب ہونٹ حجر اسود میں تصویر گوہر شاہی سے مس ہوں گے، سعودی حکومت نے حجر اسود پر رنگ پھیر کر پوری انسانیت کو شفاعت مہدی سے محروم کر دیا۔ لیکن سعودی حکومت کے فرمارواں یہ بھول گئے کہ منجانب اللہ نشانیوں کو دبایا یا مٹایا نہیں جا سکتا۔ اب جب ہم نے سعودی حکومت کی اس سازش کو بے نقاب کیا اور دنیا میں حجر اسود کی اہمیت کا پرچار کیا تو سعودی حکومت نے حجر اسود کو وہاں سے غائب کر دیا ہے۔

طواف کعبہ کا آغاز حجر اسود سے ہوتا ہے اور اس کی نشان دہی برسوں سے مسجد الحرام میں پیلے رنگ کی پٹی سے کی گئی تھی تا کہ لوگوں کو حجر اسود کی سمت کا اندازا ہو سکے۔ سعودی حکومت نے حجر اسود کی افضلیت کو ختم کرنے کے لئے وہ نشاندہی بھی ختم کر دی ہے۔ اور حجر اسود کی جگہ چند پتھروں کے ٹکڑے مٹی سے ملا کر بھر دئے ہیں اور یہ خدائی معاملہ میں مداخلت ساری انسانیت کے لئے باعث عذاب ہو سکتی ہے۔ مہدی فاؤنڈیشن اس پیغام کے ذریعے حکومت سعودیہ کے ساتھ ساتھ تمام عالم اسلام کو خبردار کرنا چاہتی ہے کہ ساری انسانیت کے لئے فلاح صرف اس بات میں مضمر ہے کہ اس اللہ کی مقدس نشانی پر ظاہر ہونے والی تصویر مبارک کے ذریعے امام مہدی ال منتظر ر ریاض گوھر شاہی کے مرتبہ مہدی کی صداقت کو تسلیم کریں اسی میں سب کی نجات ہے، مزید تفصیلات کے لئے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں اور تعلیمات گوھر شاہی پر مبنی کتاب مقدس دین الٰہی کا مطالعہ کریں

www.goharshahi.com www.mehdifoundation.com www.imammehdi.gs

﴿امام مہدی علیہ السلام کی شناخت اور قوم مسلم کی جہالت و کفر﴾

قوم مسلم! امام مہدی علیہ السلام کی پہچان اور کسوٹی سے محروم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ متعدد کاذب مدعیان نے لاکھوں مسلم کا ایمان برباد کر دیا۔ باطنی علم کی محرومی نے قوم مسلم کو ۷۳ فرقوں میں منقسم کر دیا۔ وہ قوم جو کبھی دیدار اللہ تک پہنچ گئی تھی آج صراط مستقیم سے بھی محروم

ہے۔محمد رسول اللہ نے اصحابہؓ کے قلوب کو کلمہ پڑھایا، جب اُن کے قلوب میں نوراللہ داخل ہوا تب وہ مومن بنے،قرآن نے بھی کہا کہ یا رسول اللہ، اعراب کو کہہ دو کہ یہ مومن نہیں ہیں، یہ اسلام قبول کر کے مسلم بنے ہیں،مومن تب بنیں گے جب نور قلوب میں داخل ہوگا۔آج قوم مسلم قلب والے علم سے یا تو ناواقف ہے یا پھر سخت مخالف ہے۔یہی وجہ ہے کہ نہ تو ہدایت یافتہ ہیں اور نہ ہی مومن ہیں کیونکہ ایمان و ہدایت کا تعلق قلب سے ہے۔ظاہر میں بڑی بڑی داڑھی ہیں لیکن قلب میں شیطان کا بسیرا ہے۔یعنی صورت موموناں، کرتوت کافراں۔مساجد میں فرقہ واریت کی تعلیم، گھروں میں شیطان کی پیروی،طرز زندگی منافقانہ،بغض،تکبر،عناد،غیبت،حرص وحسد قوم مسلم کا شعار بن چکا ہے۔آج قوم مسلم چاند دیکھ کر رمضان وعید کا صحیح دن معلوم کرنے سے قاصر ہے اور اس سلسلے میں ایک ہی شہر کے علماء متعدد رائے رکھتے ہیں، ایک ہی شہر میں کئی عید منائی جارہی ہیں۔قرآن عربی زبان میں نازل ہوا، اس کو سمجھنے کیلئے سینکڑوں تراجم کئے جاچکے ہیں، اور ہر ترجمہ مختلف معنی رکھتا ہے، جس سے فرقہ ورانہ اور فروعی اختلافات بڑھتے ہی جارہے ہیں۔

قوم مسلم آج صراط مستقیم سے عاری اور محروم ہے، یہ قوم امام مہدی علیہ السلام کو کیسے پہچانے گی؟اگر یہ جھوٹے مدعیان کو پہچان لیتے تو آج مرزا غلام قادیانی کے پیچھے اتنے لوگ گمراہ نہ ہوتے۔آج کا مسلمان تعلق باللہ سے عاری، نابلد اور محروم ہے۔

امام مہدی علیہ السلام کی پہچان اور کسوٹی

کسی بھی ہستی کے مرتبہ کی تحقیق کرنے سے قبل اُس کا تعلق باللہ جاننا ضروری ہے۔اگر اُس کا تعلق باللہ ثابت ہوجاتا ہے تو مرتبہ کی تحقیق اتنا دشوار کام نہیں ہے۔حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ جھوٹا میرا اُمتی نہیں ہے۔تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ کوئی واصل باللہ ہوکر بھی جھوٹ بولے؟

چونکہ منجانب اللہ ماموریستیوں کا مقصد انسانوں کا تعلق باللہ جوڑنا ہوتا ہے۔لہٰذا اُن کی تعلیم باطنی اور تصرف باطنی اوّلین برھان ودلیل ہوتی ہیں، ان کی تعلیم وتصرف سے ہی انسانوں کا تعلق اللہ سے جڑ جاتا ہے۔ان کی باطنی توجہ سے قلوب ذکر اللہ سے زندہ اور نوراللہ سے ہدایت یافتہ ہوجاتے ہیں۔تعلیم وتصرف کے علاوہ اور بھی نشانیاں عطا ہوتی ہیں جن کی وجہ سے مرتبہ کا بھی تعین ہوجاتا ہے۔اور پھر جو حقیقی طور پر منجانب اللہ ہوتا ہے وہ خود بھی اپنے مرتبہ سے آگاہ فرمادیتا ہے۔چونکہ اُس کی نظر سے انسانوں کا تعلق باللہ قائم ہوجاتا ہے اس لئے اُس کی ہر بات برحق ہوتی ہے۔

امام مہدی علیہ السلام قرآن، احادیث اور اقوال اہل بیت کی روشنی میں

وبالاسناد الاول عن ابن محبوب، عن ابی ایوب الخزار، عن محمد بن مسلم عن ابی جعفر علیہ السلام قال:

قلت له: ارایت من جحد اماماً منکم ما حاله؟ فقال:

من جحد اماماً من الله وبری منه ومن دنیه فهو کافر مرتد عن الاسلام، لانّ الامام من الله ودینه من دین الله، ومن بری من دین الله فدمه مباح فی تلک الحال الّا ان یرجع اُو یتوب الی الله تعالی ممّا قال

الغیبه ۱۶۱

سمعت ابا جعفر علیه السلام یقول: ان للقائم علیه السلام غیبة، ویجحده اهله
قلت: ولم ذلک؟ قال: یخاف. و اومأ بیده الی بطنه
الغیبه ۲۳۸
ان بلغکم عن صاحبکم غیبة فلاتنکروها
الغیبه ۲۵۶

سیدنا گوھر شاہی کا منظورِ نظر

جب کوئی سرکارکوکسی طرح راضی کرلیتا ہےتو سرکار کی نظروں میں آ جاتا ہے۔نظر گوھر شاہی طالب کے قلب پر گِرنا شروع ہوجاتی ہے۔ جس سے اِس کے گناہ جلنے شروع ہوجاتے ہیں۔قلب میں نرمی،طہارت اور محبت گوھر پیدا ہونا شروع ہوجاتی ہے۔اکثر اوقات طالب نظر گوھر کے سبب گریہ زاری کرتا ہے۔اِس سے نقش میں بھی طہارت پیدا ہوتی ہے۔عام طالب کا سلسلہء نور لطائف اور دیگر عبادات سے چلتا ہے جوکہ محدود مقدار میں نور بناتا ہے۔جبکہ منظور نظر گوھر شاہی کا سلسلہء نور نظر گوھر کے قلب پر گرتے رہنے سے چلتا ہے۔

اللہ والا

جس کے دل کی دھڑکنوں میں اسم اللہ جاری ہواور قلب پر اسم اللہ نقش ہووہ اللہ والا ہے۔

گوھر والا

جس کے دل کی دھڑکنوں میں اسمِ گوھر یا اسمِ ریاض گونجے اور قلب وروح پر گوھر یا/ ریاض نقش ہووہ گوھر شاہی والا ہے۔

نقش گوھر شاہی کا قلب پر قائم ہونا

جس کے قلب پر تصویر گوھر شاہی ثبت ہوجائے تو اُس کی ابتداء دریائے وحدت سے ہوتی ہے۔شروع شروع میں طالب کے قلب پر تصویر کبھی کبھی نظر آتی ہے۔اور جب تصویر گوھر شاہی سے نور کی شعاعیں نکلنا شروع ہوجائیں تو تصویر گوھر شاہی قلب میں مستقل استقرار پکڑ لیتی ہے۔

وہ دِل جس پر تصویر گوھر شاہی نقش ہوجائے، کسی طور بھی حجر اسود سے کم نہیں۔کیونکہ حجر اسود کی عظمت بھی تصویر گوھر شاہی کی وجہ سے ہے۔حجر اسود میں تصویر گوھر شاہی کوتمام انبیاء،کل مرسلین،کُل اولیا ءاللہ،کُل فقراء نے تعظیم سے بوسہ لیا اور سجدہ کیا ہے۔اور یہی تصویر گوھر شاہی پوری انسانیت کی شفاعت کرتی ہے۔جس نے عقیدت ومحبت سے حجر اسود کابوسہ لیا اُس کی یوم محشر میں گواھی اور شفاعت کرے گی۔اور پھر جب یہی تصویر گوھر شاہی کسی طالع قسمت کے قلب پر نقش ہوجائے تو وہ بھی کسی طور پر شفیع الناس سے کم نہیں ہے۔

محبتِ گوھر شاہی

فی زمانہ بہت سے لوگ سرکار گوھر شاہی سے محبت کا دعویٰ کرتے ہیں۔لیکن اُن کے کردار سے حُب گوھر شاہی نہیں جھلکتی ۔کسی انسان کے اختیار میں نہیں ہے کہ وہ سرکار گوھر شاہی سے محبت کر سکے۔ھاں اگر سرکار گوھر شاہی کسی پر مہربان ہو جائیں تو سب سے پہلے طالب کے نفس کو پاک کرتے ہیں۔اِس کے بعد اپنے سینے کی کوئی مخلوق یا جُثہ طالب کے سینے میں ڈال دیتے ہیں۔پھر اُس جُثہ گوھر شاہی کی سنگت میں طالب کے لطائف رنگ گوھر شاہی میں رنگ کر حُب گوھر شاہی حاصل کر لیتے ہیں۔ایسے شخص کو فنافی الشیخ کہتے ہیں۔جُثہ گوھر شاہی کی موجودگی کی وجہ سے پھر طالب مُرشد کی طرح چلتا، ھنستا اور بولتا ہے۔ملائکہ اور فرشتوں کا انسانوں کا ظاہر نہیں صرف باطن نظر آتا ہے۔وہ جُثہ گوھر شاہی کو دیکھ فنافی الشیخ کو شیخ ہی سمجھتے ہیں۔

جُثہ گوھر شاہی کے اپنے سات لطائف ہوتے ہیں۔پھر زبان طالب کی ہوتی ہے اور جُثہ گوھر شاہی کا لطیفہ اخفیٰ کلام کرتا ہے تو طالب کے مُنہ سے آوازِ گوھر شاہی برآمد ہوتی ہے۔جُثہ کے دیگر لطائف مرشدی کی وجہ سے طالب کی حرکات و سکنات بھی ادائے گوھر میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔طالب کے نفس کو پاک کر کے مرشد اپنی غلامی میں لے لیتا ہے۔نفس کے جُثے نکال کر مرشد مشن کی ڈیوٹی پر مامور کر دیتا ہے۔پھر طالب کا کوئی جُثہ جنات میں مشن کرتا ہے اور کوئی ذاکرین کی مدد کرتا ہے۔طالب کے نفس کے جُثے مرشد کے طابع ہوتے ہیں لہٰذا نفس کی خواہشات ختم ہو کر بندگی گوھر شاہی میں تبدیل ھو جاتی ہیں۔ایسے شخص کے نفس پر مرشد کا قبضہ ہوتا ہے۔

Settings\Bilal
...ar\Desktop\NIZAM_ILAHI
not found.

دعویٰ محبت گوھر شاہی

وابستگان گوھر شاہی کا ہر فرد دعویٰ کرتا ہے کہ اُسے سرکار سے محبت ہے۔لیکن سرکار نے فرمایا ایسا نہیں ہے۔سرکار نے لوگوں کو اسم ذات اللہ کا

فیض دیا۔جب نور اُن کے قلب میں آیا تو خود بخود سرکار کی طرف دل مائل ہو گیا کیونکہ سرکار کے وجود میں جُثہ توفیق الٰہی اور طفل نوری موجود ہے۔اللہ ھو کا نور طالب کو وجود گوھر شاہی میں موجود اللہ کے جُثوں کی طرف مائل کر گیا۔چونکہ طالب اِن خدائی مخلوقوں کو دیکھ نہیں سکتے۔اِس لئے انہوں نے سمجھا کہ اُن کو سرکار سے محبت ہو گئی ہے۔سرکار نے فرمایا کہ نور اللہ کی وجہ اِن کو اللہ سے محبت ہے لیکن بیچ میں ھم (گوھر شاہی سرکار) ہیں، اللہ ان کو نظر نہیں آتا،اس لئے یہ ھم سے محبت کا دعویٰ کرتے ہیں۔

سرکار گوھر شاہی کا ذاتی عشق

فرمان گوھر شاہی ہے کہ بمشکل ۱۱ یا ۱۲ روحیں ایسی ہیں جنکو ہم سے بلاواسطہ کا ذاتی عشق ہے۔ اِن روحوں کے علاوہ کسی کو ھم سے عشق نہیں ہے۔

تعلق بالریاض

سرکار نے فرمایا کہ پہلے اللہ کی طرف سے نبیوں ولیوں کی جانب ایک نوری تار آتی تھی۔ اب ہماری آمد سے وہ منقطع ہوگئی ہے۔ فرمایا کہ اب ۷، ۷ تاریں ھمارے سینے سے اوپر جارہی ہیں۔ پھر جس انسان کا سینہ ھمارے سینے سے جڑ گیا تو وہی سات تاریں اُس کے سینے سے جڑ جاتی ہیں۔ اب بتاؤ اُس کے فیض کا عالم کیا ہوگا؟

نظامِ الٰہی

نظامِ الٰہی میں ایک تار اللہ کی طرف سے نبیوں اور ولیوں کی طرف جاتی ہے۔ اِس کو حبل اللہ کہتے ہیں۔ اِس کے جڑنے سے نبوت ولایت ہوتی ہے۔ اِسی کے ذریعے انوار و تجلیات کا نزول ھوتا ہے۔

امام مہدی گوھر شاہی کی آمد سے یہ تار منقطع ہوچکی ہے۔

اسی کو ولایت کا خاتمہ کہتے ہیں۔

دستورِ ریاض

جس کا سینہ سرکار گوھر شاہی کے صدر سے پیوستہ ہے۔ اُس کے فیض کا عالم کیا ھوگا۔ دستورِ ریاض کے مطابق۔ صدرِ گوھر شاہی سے سات تاریں اللہ کی طرف جارہی اور اِس طرف مخلوق کو بھی ۷ سات تاریں پیوستہ کررہی ہیں۔ اندازہ کیجئے نظامِ الٰہی میں نبیوں ولیوں کی ایک حبل اللہ میسر تھی۔ اور دستورِ ریاض میں طالبِ گوھر شاہی کو ۷، ۷ حبل ریاض میسر ہیں۔ اِسی لئے کہتے ہیں جس سینہ کو ۷ حبل ریاض میسر ہوں اُس

کے فیض کا مقابلہ نہ کوئی نبی کرسکتا ہے اور نہ ہی کوئی ولی اللہ۔

رُخِ آئینہ

جب فنافی الشیخ پر شیخ کا غلبہ ہوتا ہے تو اُس وقت شیخ موجود ہوتا ہے۔ پھر شیخ کی ادائیں ظاہر ہوتی ہیں، شیخ کے اوصاف کا اظہار ہوتا ہے۔ شیخ کی ہی آواز سنائی دیتی ہے۔

چرخہ دل

جب جُثہ شیخ اخفیٰ کے سامنے ہوتا ہے تو شیخ مخاطب ہوتا ہے

جب قلب شہید اخفیٰ کی زد میں ہوتا ہے تو الہام وعلم زبان سے جاری ہوتا ہے

دل کا یہ چرخہ مستقل گھومتا رہتا ہے۔ اگر جثہ شیخ اِس کے سامنے لطیفہ اخفیٰ ہوجائے تو شیخ کا جُثہ مخاطب ہوجاتا ہے

مسیحا کی تعلیم

جسم کا علاج ہوجائیگا تو جسم میں تندرستی آجائیگی اور یہاں کی زندگی خوشحال ہوجائیگی

اور اگر روح کا علاج ہوجائیگا تو روح تندرست ہوجائیگی اور وہاں کی زندگی خوشحال ہوجائیگی

روح کا علاج کرنا، اُسے تندرست کر کے رب سے واصل کرنا، مسیحا کی تعلیم ہے

معدے کا نور چھن جائے اور نار آجائے تو معدہ خراب ہوجائیگا، اسی طرح قلب وروح کو بھی نور نہ ملے تو وہ بھی خراب ہوجاتے ہیں۔

قلب خراب ہوجائے تو رب سے باتیں نہیں کرسکتا، روح خراب ہوجائے تو رب سے پیار نہیں کرسکتا۔

معدہ خراب ہوگیا تو ہضم نہیں کرتا، ڈاکٹر کے پاس گیا گولیاں کھالیں معدہ ٹھیک ہوگیا۔

آنکھ میں پتھر آجائے تو فوراً ڈاکٹر کے پاس بھاگا، علاج کرایا، آنکھ ٹھیک ہوگئی۔

قلب وروح خراب ہوئے تو انکے ڈاکٹر کو کیوں نہیں ڈھونڈتا؟

روح میں بیماری ہوتو سکون نہیں رہتا۔ تمہارے پاس پیسہ اور عورت ہے لیکن سکون نہیں ہے۔ کیونکہ تمہاری روح بیمار ہے۔

اگر روح ٹھیک ہوجائے تو فٹ پاتھ پر بھی خوشی ہوگی۔

جس طرح جسم کے طبیب جسم کی بیماری نکالتے ہیں اسی طرح قلب وروح کے طبیب انکی بیماری نکالتے ہیں۔

بیماری نکالنے کے بعد طاقت بھی چاہیئے، اسی طرح قلب ٹھیک کرنے کے بعد محبت کے حصول کیلئے

اپنی خواہش مارنی اور اُنکی خواہش پوری کرنی پڑتی ہے

قرآن نے کہا: اس وقت تک رب کی رضا حاصل نہیں کرسکتے جب تک اپنی محبوب ترین چیز اس کے لئے قربان نہ کرو۔

جو چیز تجھے پیاری ہے اُس کی قربانی دینی پڑتی ہے۔ کسی کو بیوی، کسی کو پیسہ، کسی کو اولاد اور کسی کو صرف اپنی انانیت پیاری ہوتی ہے۔ یہ لعنتیں

توڑنی پڑتی ہیں، ورنہ رب کی رضا نہیں ملتی۔اب تجھے کیسے پتہ چلے گا کہ تجھے اپنی انانیت سب سے زیادہ پیاری ہے؟ جب تجھ پر بات آئیگی تو باپ کو بھی ذلیل کردے گا، بیوی کو کہے گا مجھے اپنی انا بہت پیاری ہے۔ کچھ لوگ اپنی انا کو اپنی بیوی پر قربان کردیتے ہیں، بہتر وہی ہے جو اپنی ساری خواہشات اور انانیت قربان کردے۔پاکستانی بھی انانیت کی بیماری میں مبتلا ہیں۔انا کی خاطر بیٹی کو پڑھایا، ورنہ لوگ کیا کہیں گے؟ تم کو انسانوں سے کیا پیار ہوگا؟ تم کو اپنی انانیت سے پیار ہے۔پھر امام مہدی سیدنا گوہر شاہی کو کسی کی کوئی بات پسند آجائے تو اُس کے انانیت کے بت کو پاش پاش کردیتے ہیں۔وہ بندہ سمجھتا ہے کہ مجھے ذلیل کرتا ہے۔انانیت کا بت ٹوٹ گیا تو دوستی ہوگئی۔انا کا مطلب ہے (میں) جب ہر بات میں تو کہے کہ مجھے کیوں ڈانٹا؟ مجھے کیوں ساتھ نہیں بیٹھایا، مجھے ایسا کیوں کہا؟ میرے ساتھ ظلم کیوں ہوا؟ تو سمجھ جا یہی انانیت کا طوق ہے۔تو کہے تُو تُو اور میں کہوں میں میں، اسی میں راز ہے۔میں کہوں کہ میں شیطان ہوں اور سامنے والا کہے، نہیں آپ صحیح ہیں، تو وہ صحیح کہہ رہا ہے۔

عیسیٰ علیہ السلام کی حقیقت

اگر اللہ قرآن میں عیسیٰ روح اللہ کے اللہ کا بیٹا ہونے کی نفی نہ کرتا تو مسلم بھی عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا ماننے پر مجبور ہوجاتا ہے اس وجہ سے عیسیٰ روح اللہ کا دین ساری دنیا میں پھیل جاتا اور تمام مذاہب پر حاوی ہوجاتا۔کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کی اولاد ہوئے اور انکے کلمہ میں روح اللہ کا ذکر بھی آیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ یا تو اللہ کا بیٹا ہیں یا پھر خود اللہ ہے۔

مسلم کے پاس عیسیٰ روح اللہ والے کلمے کا جواب نہیں ہے۔فرض کریں عیسیٰ روح اللہ وہی اللہ کی روح ہے جس نے تمام مخلوقات کو تخلیق کیا ہے تو پھر عیسیٰ ہی اللہ ہے۔لیکن اس سربستہ راز پر سے رب الارباب رار یاض المعروف امام مہدی سیدنا گوہر شاہی علیہ السلام نے پردہ اُٹھایا۔رار یاض گوہر شاہی فرماتے ہیں کہ عالم احدیت جہاں اللہ کی کرسی ہے کے عقب میں عالم غیب واقع ہے۔وہاں اللہ برادری مقیم ہے۔اللہ برادری اللہ کی ذات یعنی قوم ہے۔وہاں سب افراد اللہ ہی ہیں۔عیسیٰ علیہ السلام اس برادری سے آئی ہوئی ایک روح اللہ ہے۔لیکن اِس حق سے کوئی نبی رسول یا ولی اللہ واقف نہیں کیونکہ اللہ نے کسی کو غیب کا علم نہیں دیا۔معراج شریف کے موقع پر خاتم الانبیا محمد الرسول اللہ نے بھی فریاد کری تھی کہ ربِ زِدنی علما۔لیکن اللہ نے محمد ﷺ کو بھی اس راز سے واقف کار نہیں کیا۔قرآن نے عالم غیب کے لیے کہا کہ: عالم غیب تو صرف اللہ کے لیے ہے۔

دیوی دیوتا کا راز:

انسان کے خون میں لال رنگ کے جرثومے ہوتے ہیں جب ذکر قلبی کے ذریعے ان میں نور اللہ داخل ہوتا ہے تو یہی بھی ذکر اللہ میں لگ جاتے ہیں۔اسی طرح اللہ کے جسم میں بھی جرثومے ہوتے ہیں، جب یہ جرثومے جسم سے باھر آتے ہیں تو ایک ایک مخلوق بن کر نکلتے ہیں، اگر یہ جرثومہ والی مخلوق کسی انسان کے جسم میں روح بن کر داخل ہوجائے تو ایسے ہی انسانوں کو دیوی اور دیوتا کہا جاتا ہے۔انہی کو عرب کے قدیم باسی اللہ کے بیٹے اور بیٹیاں کہتے تھے۔قرآن میں اللہ نے بھی کہا کہ اگر یہ لوگ خود کو اللہ کے بیٹے کی امت سمجھتے ہیں تو ان سے پوچھو کہ

پھر اللہ ان پر عذاب کیوں نازل کرتا ہے۔

اولیاء اللہ اور فقراء کاملین کی اقسام

مسلہ وحدت الوجود: یہ گروہ صفاتی نور کا حامل ہوتا ہے۔ جب کوئی صفاتی نور سے پاکیزہ بن جاتا ہے تو اُس کو صفاتی نور کی ایک جھلک جانور میں بھی نظر آتی ہے جیسے ہرن اپنے بچے سے پیار کرتی ہے، یہ صفت رحم مستعاری طور پر اُس کو اللہ سے ملی، تاکہ بچوں کی پرورش ہو سکے۔ صفاتی نور والے کو جانور میں بھی وہ صفت الٰہی نظر آتی ہے اس وجہ سے وہ کہتا ہے اللہ ہر چیز میں موجود ہے۔ لیکن جب وہ روحانی پرواز کرتا ہے تو ایک مقام پر جا کر ساکن ہو جاتا ہے وہاں اُسکو صرف نور نظر آتا ہے اس لئے وہ کہتا ہے کہ اللہ کی کوئی شکل صورت نہیں ہے۔ اللہ محض نور ہی نور ہے۔ یہ ولیوں کی وہ قسم ہے جو صرف کلام اللہ تک پہنچتے ہیں۔ یہ اللہ سے باتیں کرتے ہیں لیکن دیدار نہیں کر سکتے۔ مولائے روم جلال الدین والے بھی اسی گروہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

مسلہ وحدت الشہود: یہ گروہ ذاتی نور کا حامل ہوتا ہے۔ جب کوئی ذاتی نور حاصل کر لیتا ہے تو دیکھ کر کہتا ہے کہ شاید دنیا سے نور ہی اُٹھ گیا، سوائے چند ایک دلوں کے اُس کو کہیں ذاتی نور نظر نہیں آتا۔ لیکن ذاتی نور کی وجہ سے یہ اللہ کے روبرو پہنچ جاتا ہے، پھر انہی لوگوں نے کہا کہ اللہ کا جسم بھی ہے، اللہ چلتا بھی ہے، بولتا بھی ہے۔ اور ذاتی نور والوں نے ہی اللہ کا دیدار کیا۔ واقعہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے ذاتی دیدار مانگا۔ اللہ نے کہا: لن ترانی۔ کہ تُو مجھے نہیں دیکھ سکتا۔ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے ضد کی۔ پوچھا کسی کو تیرا دیدار ہوگا؟ اللہ نے کہا: اک میرا حبیب اور پھر اُس کی امت۔ موسیٰ علیہ السلام کو غصہ آ گیا، کہنے لگے: میں ایک نبی ہو کر بھی ایک امتی کے برابر نہیں، دیدار دے، دیکھی جائیگی۔ صفاتی تجلی پڑی اور موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو گئے اور اُن کے ساتھ والے ۷۰ اصحابِ موسیٰ ہلاک ہو گئے۔

دیدار اللہ کیسے حاصل ہو؟

دیدار اللہ کیلئے اسم ذات، تعلیم باطن اور مرشد کامل کی ضرورت ہوتی ہے۔ مرشد کامل اوّل تیرا تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب کرے گا، پھر تیرے سارے لطائف کو منور کریگا۔ ایک لطیفہ دماغ میں واقع ہے جس کا تعلق عالم احدیت سے ہے جہاں اللہ بیٹھا ہوا ہے۔ مرشد کامل تیرے لطیفہ انا کو یاھو کے ذکر کی گرمی سے زندہ کرے گا، پھر تعلیم دیدار سکھائیگا۔ اس کے بعد تجھے چالیس دن کا روزہ رکھنا ہوگا، پھر تیرے لطیفہ انا کو مقام احدیت میں پہنچائے گا۔ جب تیرا لطیفہ انا اللہ کے روبرو ہوگا تو اللہ کا نقش لطیفہ انا کے ذریعے تیری آنکھوں میں آئیگا، پھر آنکھوں سے اللہ کا نقش تیرے قلب پر آئیگا۔ پھر اللہ اُس نقش کر کہے گا کہ اب تُو نیچے چلا جا! اب جو تجھے دیکھ لے وہ مجھے دیکھ لے۔ اس کو بولتے ہیں ولی کامل۔ ایسے ہی ولی اللہ کو دیکھنا لاکھوں کروڑوں حج کا ثواب ہے۔ ایسے ہی ولیوں کی نظر سے تقدیر بدل جاتی ہے۔

کچھ ولی اللہ اور فقراء کاملین ایسے بھی ہیں جن کو مریدین نے اللہ سمجھا:

ہر انسان میں ۶ روحیں آسمانی اور ایک روح شیطانی ہوتی ہے۔ قلب کی تعلیم سے بندہ رب سے باتیں کرتا ہے۔ روح سے پیار و محبت کرتا ہے اور لطیفہ انا کے ذریعے رب کا دیدار کرتا ہے۔ لیکن کچھ خاص الخاص ولیوں کو اللہ ایک اضافی مخلوق بھی عطا کر دیتا ہے۔ کسی کو طفل نوری

اور کسی کو جسہ توفیق الٰہی عطا کرتا ہے۔ طفل نوری کیا ہے؟ ایک دن اللہ نے سوچا کہ میں خود کو دیکھوں کیسا ہوں۔ سامنے نظر پڑی تو ایک عکس پڑا اُس عکس پر اللہ عاشق اور وہ عکس اللہ پر عاشق ہوگیا۔ اُس عکس کو دیکھ کر اللہ نے سات دفعہ جنبش کھائی، جس سے سات روحیں مزید معرض وجود میں آ گئی۔ ان سات روحوں کو طفل نوری کہا جاتا ہے۔ جس کو اللہ کی طرف سے یہ طفل نوری عطا ہو جائے وہ سلطان الفقرا کہلاتا ہے۔ چونکہ یہ طفل نوری اللہ کا عکس یعنی تصویر ہیں۔ اس لئے جن اولیاء اللہ میں اللہ کی جانب سے عطا کردی یہ اضافی مخلوق سما گئی انکو اللہ کہنا جائز ہے۔ جس طرح سلطان حق باھو نے کہا تھا کہ مجھے اللہ کہہ دوتو بجا ہے اور اللہ کا بندہ کہہ دوتو روا ہے۔ ایک حدیث شریف میں بھی آیا ہے کہ: اذاتم الفقر فھو اللہ یعنی جب کوئی فقر میں کامل ہو جاتا ہے تو اللہ ہی بن جاتا ہے۔

جسہ توفیق الٰہی کیا ہے؟ انجیل مقدس میں اور حدیث قدسی میں آیا کہ: اللہ نے انسان کو اپنی صورت پر تخلیق کیا ہے۔ جو کچھ اللہ کے جسم میں ہے ویسا ہی سب کچھ اللہ نے انسان کے جسم میں ڈالا۔ انسان کے سات لطائف ہیں اس کا مطلب کہ اللہ کے بھی سات لطائف ہیں۔ جس طرح انسان کے لطائف سے جسہ ہائے مختلف نکلتے ہیں اسی طرح اللہ کے لطائف سے بھی جسہ ہائے مختلف نکلتے ہیں۔ جب اللہ کسی ولی کو اپنی کسی ایک مخلوق کا جسہ عطا کر دیتا ہے تو وہ عاشق اُولٰی کے درجہ پر فائض ہو جاتا ہے۔ ایسے عاشق کا مقام پھر سلطان الفقرا سے بھی آگے بڑھ جاتا ہے۔ کیونکہ طفل نوری کا تعلق جسم اللہ کے ظاہری انوار و تجلیات سے ہوتا ہے جبکہ جسہ توفیق اللہ کا تعلق اللہ کے باطن سے ہوتا ہے۔ ایسے عاشق اللہ کو اللہ کہنا بھی عین جائز ہے۔ تب ہی امام مہدی سیدنا گوہر شاہی نے فرمایا کہ لعل شہباز قلندر کی ذات وہ ہے کہ یہاں آ کر سلطان حق باھو کا سر بھی جھک جاتا ہے۔

نادان، جاہل قسم کے معترضین کا اعتراض کہ انکو اللہ کہنا شرک ہے۔ اس قسم کا اعتراض کرنا باطنی علم کی عدم موجودگی کے باعث ہے۔ کہتے ہیں کہ اللہ نے کہا کہ لم یلد ولم یولد۔ یعنی اللہ نے کسی کو نہیں جنا اور نہ ہی کسی نے اللہ کو جنا ہے۔ جبکہ ان ولیوں کو تو کسی نے جنا ہے اور انکی اپنی اولاد بھی موجود ہے۔ پھر یہ اللہ کیسے ہو سکتے ہیں؟

ہم یہ کہتے ہیں کہ جس میں طفل نوری یا جسہ توفیق الٰہی سما گیا وہ اللہ کا ہی کوئی باطنی وجود ہے، جب ایسے کسی ولی اللہ کو اللہ مخاطب کیا جاتا ہے تو اشارہ اللہ کی اُس مخلوق کی طرف ہی ہوتا ہے نہ کہ اُس ولی اللہ کے جسم یا کسی لطیفہ کی طرف!

مستقبل زمانہ

مستقبل زمانہ میں کچھ سیلابوں سے، کچھ زلزلوں سے اور کچھ آتش فشاں پہاڑوں کے پھٹنے سے ہلاک ہوں گے۔ پھر تیسری عالمگیر جنگ ہوگی۔ جس کے لئے دنیا میں دھڑا دھڑ ایٹمی اور جراثیمی ہتھیار بنائے جا رہے ہیں۔ بہت زیادہ لوگ اس میں تباہ ہوں گے۔ اور جو بچیں گے وہ اکثر معذور ہو جائیں گے۔ اِس جنگ میں بہت سے جزیرے محفوظ رہ جائیں گے۔ پھر ہتھیاروں کے کیمیکل کی وجہ سے اور سورج کا آسمانی پردہ پھٹنے سے سخت گرمی کی وجہ سے برفانی پہاڑ پگھلنا شروع ہو جائیں گے۔ سیاروں کے ٹکرانے اور گرنے سے بھی سمندر کی سطح بہت بڑھ جائے گی۔ اور بچے کچے جزیرے بھی ختم ہو جائیں گے۔ سمندر زمین کو تنگ کر دے گا۔ لوگ ہجرت کر کے خشکی کا رخ کریں گے۔

اِس خشکی میں مہدی اور دجال پہلے سے ہی موجود شہرت یافتہ اور صاحب حیثیت ہوں گے ۔ اپنے عقیدے کے مطابق کوئی دجال کے ساتھ ہوگا اور کوئی مہدی کے ساتھ ہوگا ۔ پھر مہدی اور دجال کی جنگ ہوگی ۔ عیسیٰ علیہ سلام ایک عظیم لشکر کے ہمراہ مہدی کی مدد کو پہنچیں گے اور دجال اور اس کے لشکر کا قلع قمع ہوگا ۔ پھر جو بچیں گے ایک ہی دین میں ہوں گے یہ سب کچھ آٹھ دس سالوں کے اندر اندر ہو جائے گا ۔ اِس جنگ سے پہلے اور تباہی کے بعد وہ مذاہب یا فرقے جو عیسیٰ کی حیات یا آمد کے منکر ہیں اپنی تقدیر کے لکھے کے مطابق دجال کی پوزیشن مظبوط کریں گے ۔ آخر میں اسے مسیحا تسلیم کر لیں گے ۔ اور اسی طرح دوسرے عقیدے والے مہدی کو طاقتور بنانے کا سبب بنیں گے اور آخر مہدی کو مسیحا تسلیم کر لیں گے ۔ اِس میں ظاہری مسلم اور کافر کا سوال نہیں ہوگا بلکہ اندر سے مسلم اور کافر کا سوال اور قسمت کا سوال ہوگا ۔

عقدہ عبدالبشر اور نظر البشر

عبدالبشر : یہ طریقہ ولیوں اور عام انسانوں کے لئے بلواسطہ ہے ۔ اس میں وسیلہ لازم ہے عبادت سے ترقی ہوتی ہے ۔ عبادت نہ ہو تو منزل رُک جاتی ہے ۔ عبدالبشر کسبی کہلاتا ہے ۔ اس میں تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب کے لئے کسب و مرشد پکڑنا پڑتا ہے ۔ طالبین نے ۱۲، ۳۶ اور ۴۰ سالوں کے سخت چلے مجاہدے اور عبادت کری ۔ تب مقام حاصل ہوا ۔

نظر البشر : یہ طریقہ صرف انبیا اکرام کے لئے ثابت ہے ۔ اِس میں بغیر وسیلہ براہ راست اللہ سے فیض وہدایت عطا ہوتی ہے ۔ اس کو بلا واسطہ کہتے ہیں ۔ اس میں تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب رب کی نظروں سے حاصل ہوتا ہے ۔ یہ طریقہ عطائی ہے ۔ اس میں عبادات کا یا کسب کا عمل دخل نہیں ہے ۔ موسیٰ علیہ السلام تو کوہ طور پر آگ لینے گئے تھے ۔ واپس لوٹے تو نبی بن گئے تھے ۔ موسیٰ نے کونسی عبادت کری تھی ۔ ثابت ہوا یہ عطائی ہے ۔ کچھ خاص اولیاء اکرام ایسے بھی گزرے ہیں جو نظر البشر سے ہوئے ہیں ۔

امام مہدی علیہ السلام گوھر شاہی کا طریقہ فیض نظر البشر ہے ۔ امام مہدی سیدنا گوھر شاہی نظروں سے طالبین کو اُس مقام پر پہنچا رہے ہیں جہاں پر اولیاء عظام سخت محنت کے باوجود نہ پہنچ سکے ۔ چونکہ امام مہدی سیدنا گوھر شاہی کا فیض طریقہ عبدالبشر پر مبنی نہیں ہے ۔ اِسی لئے پیروکار مہدی سیدنا گوھر شاہی عبادات میں نہیں ہیں ۔ فقط نظر گوھر شاہی سے ترقی ثابت ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ جو سیدنا گوھر شاہی کی نظروں میں آ جاتا ہے ۔ اُس کو عبادات کی ضرورت نہیں رہتی ۔ اور عبادات کی رغبت بھی از خود ختم ہو جاتی ہے ۔

خصوصی نوٹ

مختلف روایات میں آیا ہے کہ حضرت عیسیٰ روح اللہ ۔ امام مہدی علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت ہوں گے ۔ یاد رہے کہ نبیوں کو اللہ سے براہ راست فیض ملتا ہے ۔ اور اِن کا تعلق نظر البشر کے طریقہ پر ہوتا ہے ۔ پھر کیا وجہ ہے کہ چار درجے کی نبوت والا مُرسل عیسیٰ روح اللہ امام مہدی علیہ السلام کے دست راست پر بیعت ہو کر فیض حاصل کریگا ؟ اور وہ کون سا علم اور فیض ہے جو عیسیٰ روح اللہ کو اللہ سے نہیں ملا ؟ جب

نظر البشر سے تعلق والا مُرسل عیسیٰ روح اللہ امام مہدی سے فیض لے گا تو خود امام مہدی کا طریقہ کیا ہے؟

کہا جاتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام امام مہدی سے اسم اللہ حاصل کریں گے۔ جبکہ اُن کے کلمے سے ظاہر ہوتا ہے کہ عیسیٰ روح اللہ ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب وہ روح اللہ ہیں تو اُن کو اسم اللہ کی محتاجگی کیسے ہوسکتی ہے؟ اگر عیسیٰ علیہ السلام میں اللہ کی روح ہے تو پھر ان کو بھیجنے والا کون ہے؟ اور پھر جب عیسیٰ روح اللہ ھوکر بھی امام مہدی کے مرید ہوں گے تو پھر امام مہدی کون ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام امام مہدی کے مرید ہوں گے۔ اُن سے اسم ذات حاصل کرینگے اور اُمت محمدی میں داخل ہوں گے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر انہوں نے صرف اسم ذات کے حصول کے لئے امام مہدی کا ۲ ہزار سال تک عالم بالا میں انتظار کیا ہے اور اُمتی محمدؐ بنا مقصود ہے تو عیسیٰ علیہ السلام کے ۶۰۰ سال بعد حضرت محمد اِس دنیا میں تشریف لے آئے تھے۔ افضل امتی تو ہی ہوگا کہ وہ شخصی طور پر براہ راست محمد کے ہاتھ پر بیعت ہوکر اصل امتی بنیں اور اسم ذات حاصل کریں۔ کیا وجہ ہے کہ انہوں نے حضور پاکؐ کا امتی بننے کے لئے حضور پاک کی شخصیت اور حضور پاک کے دور کو نظر انداز کر دیا اور امام مہدی کی ارادت میں داخل ہونا پسند کیا جبکہ امام مہدی تو نبی بھی نہیں ہیں؟

مالک الملک ذریاض گوھر شاہی مرحبا

عقیدہ اور ایمان کی وضاحت

مہدی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل سے وابستہ اکثر خواتین وحضرات کا یہ گمان ہے کہ ہم سرکار کو رب الارباب مانتے ہیں امام مہدی مانتے ہیں اور ہم ریاض الجنہ بھی چلے جائیں گے لیکن ہم سب کو یہ بات معلوم ہونا چاہئے کہ یہ سب ہمارا زبانی کلامی عقیدہ ہے ایمان نہیں، سرکار لعل باغ سے جب تشرف لائے تو فرمایا کہ جب ہم نے لوگوں کا باطن دیکھا تو پتہ چلا کہ دیوبندی بھی اندر سے کالا وہابی اور شیعہ بھی کالا پھر سنی کا عقیدہ ٹھیک دیکھا تو سوچا کہ یہ تو ضرور اندر سے منور ہوگا لیکن جب انکے اندر جھانکا تو سنی کا اندر بھی کالا تھا اس فرمان گوھر شاہی سے ثابت ہوا کہ عقیدہ درست ہونے سے ایمان کا کوئی تعلق نہیں اور مرنے کے بعد عقیدہ جسم کے ساتھ اس دنیا میں ہی رہ جاتا ہے صرف ایمان کا نور جو دل میں ہوتا ہے وہی آگے جاتا ہے آج ذرا ہم مہدی فاؤنڈیشن والے بھی غور کریں ایک ایسا شخص جو سرکار کو نہیں مانتا اس کا من بھی کالا اور ایک وہ جو سرکار کا ماننے والا ھے لیکن عقیدہ اور زبان تک ہی مانتا ہے تو اندر سے اس کا من بھی کالا ہے پھر کیا فرق رہ گیا ان دونوں میں؟ دونوں کے سینے کالے ہیں ایک کا صرف عقیدہ ہی درست ہے جبکہ عقیدہ تو یہیں رہ جاتا ہے تو ایسے عقیدہ سے بھی کیا فائدہ جو ایمان نہ بن سکے۔ عقیدہ درست ہونا بھی خوش قسمتی ہے مگر جب کہ صحیح عقیدہ ایمان میں تبدیل ہوجائے

پھر سرکار کی شانِ کریمی ملاحظہ ہو کہ راہ فقر کے سارے قاعدے قانون اپنے بندوں کے لئے تبدیل اور آسان فرمادئے جس طرح فقیری کے لئے سخی ہونا اور ریاضت ومجاہدہ کرنا لازمی قانون ہے تو سرکار نے مشن کے لئے دور دراز کے سفر کو ریاضت میں شامل فرمادیا اور مشن میں پیسہ خرچ کرنے کو سخاوت میں شامل فرمادیا، سبحان ذریاض۔ حضور پاک ﷺ سے اصحاب نے پوچھا کہ امام مہدی کے اصحاب کے ایمان

کا کیا حال ہوگا فرمایا کہ امام مہدی کے ادنیٰ ماننے والے کا ایمان کم از کم تمہارے جیسا ہوگا۔ یعنی امام مہدی کا ادنیٰ ترین صحابی بھی حضور پاک کے اعلیٰ ترین صحابی سے افضل ہوگا اور سخاوت میں بھی امام مہدی والے حضور پاک کے اصحابہ سے بہت آگے ہوں گے۔ جیسے ایک واقعہ بھی ہے کہ ایک مرتبہ جب دین اسلام کو مال کی ضرورت پڑی تو ابوبکر صدیق کے پاس زیادہ مال اسباب نہ تھا اس کے باوجود وہ سارا مال اسباب لے کر حاضر ہوگئے جبکہ عمر فاروق کے پاس بہت مال تھا انہوں نے اپنے مال کا آدھا حصہ نبی کی خدمت میں پیش کر دیا۔ جبکہ امام مہدی والے اپنے تن من اور دھن سے مشن میں لگے ہوئے ہیں

مہدی فاؤنڈیشن والے اپنا محاسبہ کریں آج ہماری غفلت ہمیں اس مقام پر لے آئی ہے کہ ہم تعلیمات گوھر شاہی پر بھی غور نہیں کر رہے اور بد افعال کی وجہ سے جو کچھ نور روز حاصل کرتے ہیں وہ بھی ہم ضائع کر رہے ہیں ہمیں یہ بات معلوم ہونی چاہئے کہ قلب میں جب تک نور داخل نہ ہوجائے سرکار سے ایمان کا تعلق قائم نہیں ہوتا اور اگر قلب میں سرکار اپنی نظر سے نور ڈال دیں تو جس کے ذریعے وہ نور عطا ہوتا ہے اسکی بدگمانی سے وہ نور خود بخود ضائع ہوجاتا ہے (سرکار کی پناہ) اور جس طرح حضور پاک کے زمانے کی مثال ہے کہ جن کے سینوں میں اسم اللہ کا نور مستقل آگیا وہی سچے امتی اور سچے مومن کہلائے اور جن سینوں میں وہ نور نہ رکا ان کا حال یہ ہوا کہ جیسے جیسے نور نکلتا گیا ویسے ہی کوئی سنی کوئی وہابی اور کوئی شیعہ بنتا چلا گیا اور جو بھی نور سے خالی ہوا اسی کو امت سے باطنی طور پر خارج کر دیا گیا لیکن خوارج نے کبھی اس بات کو تسلیم نہیں کیا کہ وہ خارج ہیں اسی طرح آج مہدی فاؤنڈیشن میں بھی جس کا سینہ نور ریاض سے منور نہیں ہے اس کا حال بھی درست نہیں ہوگا لہٰذا ہم میں سے کوئی بھی اس خوش فہمی میں نہ رہے کہ میں سرکار کو رب الارباب مانتا ہوں امام مہدی مانتا ہوں اور میں ریاض الجنہ بھی جاؤنگا یہ سب ماننا عقیدہ ہے اور وہاں عقیدہ تو نہیں جائیگا۔ عقیدہ تو یہیں اس دنیا میں رہ جائیگا۔

نور کیسے حاصل کیا جائے؟

اس نور کو حاصل کرنے کا آسان طریقہ پر چار مہدی ہے، اور سرکار سیدنا گوہر شاہی کا کرم ہے کہ ایک فنافی الشیخ کی رہبری اور صحبت عطا فرمائی ہے۔ فنافی الشیخ وہ ہوتا ہے جو شیخ کے حکم پر ہمیں رنگ گوہر شاہی میں رنگ دیتا ہے۔ ہمیں تزکیہ نفس کی تلقین کرتا ہے۔

اور سرکار نے یہ ذمہ داری اپنے معتمد خاص محمد یونس الگوھر کو عطا فرمائی ہے اور یونس الگوھر سرکار کی جانب سے ہمارے لئے نفس شکن اور پر چار مہدی کی ذمہ داری پر فائض کئے گئے ہیں اور ہم ان کی تلقین پر دھیان نہ دے کر خود کو سرکار کے قرب سے محروم کر رہے ہیں اور سرکار کی بارگاہ میں ناشکری کر رہے ہیں جس طرح اگر تمہیں بریانی بنانا نہیں آتی اور تم کسی سے سیکھنا چاہو تو ضروری ہے کہ جو کچھ وہ کہے اس کی بات کو ماننا پڑیگا وہ اگر کہہ رہا ہے نمک ڈالو تو ڈالنا پڑیگا وہ کہے کہ چاول ڈالو تو بات ماننی پڑیگی اگر نہیں مانا تو کبھی بریانی بنانی نہیں آسکتی، اس لئے ہم سب کو اب اپنا احتساب کرنا چاہے اور سرکار کی جانب سے آنے والی ان نایاب تعلیمات کو اپنے اعمال میں لانا چاہئے تا کہ ہم سرکار کی بارگاہ میں سرخرو ہوسکیں ورنہ ایک دن ہمارا بھی بہت برا حال ہوگا کیونکہ سرکار نے فرما دیا ہے کہ خدا بھی چلتا نہیں قانون خدا کے بغیر (تریاق قلب)

نور کی حفاظت کرنا ہماری ذمہ داری ہے!

بلاشبہ حفظ ایمان سرکار گوہر شاہی نظروں سے ہی ممکن ہے لیکن جو نور ہمیں سرکار کی بارگاہ سے عطا ہوتا ہے اسکی حفاظت کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ ہم سے نور چھین لینے کیلئے شیطان، ہمارا نفس اور ہمارے غیر صالح اعمال ہمہ وقت تیار ہیں۔ ہمارا نفس اور لطائف کے ساتھ جڑے دیگر باطنی عیوب کے ذریعے روزانہ ہمارا نور ضائع ہوتا رہتا ہے۔ اور ہم کو اس کی ذرا فکر نہیں ہوتی۔ مثلاً غیبت، جس کی وجہ سے ہمارا نور متاثرہ شخص کو بطور معاوضہ دیدیا جاتا ہے۔ ہمارے اکثر ساتھی غیبت جیسے گناہ کبیرہ میں عمومی طور پر غافلانہ حد تک ملوث رہتے ہیں۔ اور اس عظیم گناہ کو معمولی گناہ سمجھتے ہوئے پرواہ نہیں کرتے۔ غیر اخلاقی حرکات وسکنات سے بھی نور ضائع ہوتا ہے۔ مجھے حیرت اس بات کی ہے کہ ہمارے کچھ لوگ روحانیت کے طالب ہونے کے باوجود ایسے شہوانی اور نفسانی گناہوں میں ملوث ہیں جو ان کو کسی طور زیب نہیں دیتا۔ بہت سی خواتین غیر موضوع لباس زیر تن کرتی ہیں۔ کچھ خواتین ایسی بھی ہیں جو غیر مردوں کے ساتھ شہوانی افعال میں ملوث ہیں۔ زنا کاری، فحش کاری کسی طور بھی روحانی لوگوں کا شیوہ نہیں ہوتا۔ میں نے اکثر مواقع پر ان لوگوں کو متنبہ کیا لیکن بے سود ثابت ہوا، کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا، یہ لوگ تو بہ تائب ہو کر دوبارہ شہوانی افعال میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

افسوس ناک امر ہے کہ ہمارے اکثر ساتھی اخلاقی طور پر انتہائی پستی کا شکار ہیں۔ آداب گفتگو، آداب محفل، آداب محبت سے نابلد ہیں۔ حیرت ہے کہ ہمارے اکثر ساتھی چھوٹی چھوٹی باتوں سے ناواقف ہیں۔ دل آزاری کرنا، بہتان لگانا، الزام تراشی کرنا، جھوٹ بولنا، حق کو باطل کے ساتھ ملانا، یہ سب ہمارے لوگوں میں موجود ہے۔ کہا جاتا ہے کہ کفر کے بعد دل آزاری سب سے بڑا گناہ ہے خواہ یہ دل آزاری کافر کی ہی کیوں نہ ہو! اور پھر ہمارے مالک سرکار گوہر شاہی کا مشن تو دلوں کو جوڑنا ہے۔ اس لحاظ سے دل توڑنا سرکار گوہر شاہی کے مشن کے برعکس عمل ہوگا، لیکن ناعاقبت اندیش لوگ پھر بھی دل آزاری جیسے گناہ میں مست ومگن ہیں اور ان کو اپنی اس حرکت پر ذرا ملال یا ندامت نہیں ہوتی۔ میں نے اکثر مواقع پر دیکھا ہے کہ ہمارے ساتھی انتہائی بے باکی کی دل آزاری کرتے ہیں اور گناہ کر کے اسکا اعتراف بھی نہیں کرتے۔ بلکہ اس کو دل آزاری قرار ہی نہیں دیتے۔

مولائے کل مہدی ال منتظرر ریاض گوھر شاہی

نئی شق

لوگوں کی ذہنی پریشانی اور ایمانی کشمکش کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک نئی شق کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ اِس شق کے مطابق ''یونس الگوھر'' کے قدموں کو چھونا، سر جھکانا، ہاتھوں کو چومنا حرام اور ممنوع قرار دیا جاتا ہے۔

یونس الگوھر کی حیثیت ایک ''تنظیمی قائد اور رہنما'' جیسی ہے۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔

عوام الناس کی منزل دین الٰہی اور خواص کی منزل ریاض الجنہ ہے۔ دین الٰہی کے لئے روح میں اللہ کا جلوہ منزل ہے۔ ریاض الجنۃ کے لئے روح میں جلوہ ریاض مقصود ہے۔ دین الٰہی میں داخلے کیلئے چاند والی تصویر گوھر شاہی سے اسم ذات اللہ کا اِذنِ ذکر قلبی حاصل کیا جاسکتا ہے۔ جب اسم ذات اللہ قلب سے ہوتا ہوا طالب کی روح میں داخل ہوگا تو وہ دین الٰہی میں داخل ہو جائے گا۔ راہِ عشق اللہ میں رہبری

کے لئے دین الٰہی کی مقدس کتاب کافی ہے۔
ریاض الجنۃ میں رسائی کیلئے رب الارباب ز ریاض گوھر شاہی جس کو چاہیں گے اُس کے جسم میں عکس ریاض داخل فرما کر اُس کی روح کو ضم کرلیں گے۔اس سلسلے میں کسی وسیلہ، کسی فنافی الشیخ کی ضرورت نہیں۔نہ ہی کسی کو فنافی الشیخ کے آگے جھکنے کی حاجت ہے اور نہ ہی فنافی الشیخ کی محبت ضروری ہے۔
یونس الگوھر کی قائم کردہ تنظیم مہدی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل، گناہ گاروں کو بخشوانے کے لئے پرچار مہدی کی ترغیب دے رہی ہے۔ہمارا مرکزو محور پرچار مہدی ہے۔پرچار مہدی میں سرکار کی عظمت بیان کی جاتی ہے۔دین الٰہی کی تعلیم، دین الٰہی کی ترویج واشاعت اور منجانب اللہ چاند، سورج، حجر اسود اور دیگر مقامات پر ظاھر ہونے والی نشانیوں کا پرچار ہے۔اِن تمام نقاط کی روشنی میں اور اِن کی مدد سے سرکار گوھر شاہی کے مرتبۂ مہدی کا پرچار کیا جاتا ہے۔پرچار مہدی کے ذریعے نظر گوھر شاہی کمائی جاسکتی ہے۔دین الٰہی میں فرمان گوھر شاہی ہے کہ جس نے ساری عمر کتے جیسی گزاری لیکن آخر میں امام مہدی سے محبت کر بیٹھا اور اُن کا ساتھ دے بیٹھا وہ کتے سے قطمیر بن کر جنت میں جائے گا۔
یونس الگوھر کی کوشش اور پالیسی یہی ہے کہ محبان گوھر شاہی جو واقعہ غیبت کے بعد مشن سے دور ہو چکے ہیں اُن میں جذبۂ ایمانی کو بیدار کیا جاسکے اور اُن کو پرچار مہدی کے لئے راغب کیا جائے۔یونس الگوھر کا مقصد کسی بھی انسان کو اپنے آگے جھکانا نہیں ہے۔نہ ہی یونس کا مقصد کسی کو اپنی محبت اور ادب کی تلقین ہے۔کچھ لوگ بلا وجہ یونس کے قدموں کو ہاتھ لگانا شروع ہو گئے ہیں، کچھ بے حد ادب بھی کرتے ہیں۔ایسے لوگوں کو سختی سے تاکید کی جاتی ہے کہ اِن افعال ناخوشگوار سے باز آجائیں۔
کیونکہ دیکھا گیا ہے کہ ہمارے دوستوں کی ایک بڑی تعداد اِن حرکتوں کو ناپسندیدگی سے دیکھتی ہے۔یونس کا مقصد کسی کا ایمان خراب کرنا نہیں ہے۔بلکہ لوگوں کے ایمانوں کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنا ہے۔یاد رکھیں! کسی بھی منزل کے حصول کے لئے یونس کے آگے جھکنا، یونس سے محبت رکھنا یا یونس کے قدموں کو چھونا ضروری نہیں۔

دین الٰہی میں جانے کے لئے روح میں اسم اللہ کا داخل ہونا منزل ہے

ریاض الجنۃ تک رسائی کے لئے روح میں عکس ریاض کا ضم ہونا منزل ہے

نظر گوھر شاہی کمانے کے لئے پرچار مہدی کرنا منزل ہے

یہ نصیحتیں میں دل کی گہرائی اور جذبوں کی سچائی سے کر رہا ہوں۔یہ کوئی حکمت نہیں ہے۔امید ہے کہ آپ اِس مشن کی وسیع تر ترقیوں اور مفاد کی خاطر، اِن سبق آموز حقائق پر عمل پیرا ہوں گے۔

سگ گوھر یونس الگوھر

سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی کے مرتبہ مہدی کا ثبوت

حضرت امام مہدی علیہ السلام کا چہرہ چاند میں نظر آئیگا۔(امام جعفر صادقؒ)

حضرت سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی کی شبیہ چاند پر نمایاں طور پر موجود ہے۔جو آسانی سے دیکھی جا سکتی ہے۔

امام مہدی علیہ السلام کی پشت مبارک پر مہر مہدیت ہوگی۔ (حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم)

حضرت سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی کی پشت مبارک پر مہر مہدیت موجود ہے۔جس کا ظاہری ثبوت آپ کے دائیں ہاتھ کی انگشت پر اسم ﴿محمد صلی اللہ علیہ وسلم﴾ اور بائیں ہاتھ کی انگشت پر اسم ذات ﴿اللہ﴾ نمایاں ہے

امام مہدی علیہ السلام کعبہ اللہ میں ظاہر ہونگے ۔(یعنی حجر اسود امام مہدی علیہ السلام کی شناخت میں مددگار ثابت ہوگا۔حدیث نبوی ﷺ

کعبہ اللہ میں نصب حجر اسود میں حضرت سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی کی شبیہ نمایاں طور پر موجود ہے، جو آسانی سے دیکھی جا سکتی ہے۔

امام مہدی علیہ السلام تمام مذاہب اور فرقوں کو اسم ذات اللہ پر اکٹھا کرینگے ۔(بحوالہ ارجح المطالب)

حضرت سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی کی تعلیمات اسم ذات اللہ کا پرچار کرتی ہیں

امام مہدی علیہ السلام تمام انسانوں کو اللہ کا ذکر اور عشق عطا فرمائیں گے ۔(مولانا نجم الحسن قراروی)

فرمان گوہر شاہی: جس میں سب دریا ضم ہو جائیں وہ سمندر کہلاتا ہے....اور جس میں سب دین ضم ہو کر ایک ہو جائیں وہی عشق الٰہی اور دین الٰہی ہے۔

حضرت عبدالقادر جیلانی غوث الاعظمؓ نے اپنے پوتے حضرت جمال اللہ المعروف حیات الامیر سے فرمایا کہ امام مہدی علیہ السلام کے زمانے تک زندہ رہنا اور امام مہدی علیہ السلام کو میرا سلام پہنچانا ۔(حضرت غوث الاعظمؓ)

حضرت سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی کی حضرت جمال اللہ المعروف حیات الامیر سے ملاقات ہو چکی ہے۔حیات الامیر کی سیدنا گوہر شاہی سے ملاقات لال باغ سیہون شریف سندھ پاکستان میں دوران چلہ ہوئی ۔

امام مہدی علیہ السلام ۱۳۸۰ ہجری میں ظاہر ہونگے ۔(شاہ نعمت اللہ ولی کاظمی)

اس سن ہجری میں سیدنا گوہر شاہی دنیا میں موجود ہو چکے ہیں

امام مہدی علیہ السلام ۱۹۰۰ عیسوی (۱۵۰۰ ہجری) میں ظاہر ہونگے

سیدنا گوہر شاہی کی تاریخ پیدائش ۲۵ نومبر ۱۹۴۱ ہے

امام مہدی علیہ السلام علم لدنی سے بھرپور ہونگے ۔(پیر مہر علی شاہؒ)

سیدنا گوہر شاہی کا علم لدنی پرکھنے کیلئے آپ کی کتاب دین الٰہی کا مطالعہ کریں

امام مہدی علیہ السلام براہ راست حضور اکرم ﷺ سے احکام لیکر نافذ فرمائیں گے ۔(امام احمد رضاؒ)

۱۹۹۸ عیسوی میں بمقام کوٹڑی المرکز روحانی حیدرآباد کے تقریبا تمام صحافیوں کی پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے حضرت سیدنا گوہر

شاہی نے فرمایا: میری حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بالمشافہ ملاقات ہوتی ہے اور وہ جو بتاتے ہیں میں وہ ہی لوگوں کو بتاتا ہوں، اور اسی جملے پر علماء نے ۲۹۵ دفعہ کا کیس بنوا کر سزا دلوائی۔

امام مہدی علیہ السلام کے پاس حضور پاک ﷺ کا کرتہ، تلوار اور جھنڈا ہوگا۔ (پیر مہر علی شاہؒ)

ان کا تعلق دعا سیفی اور حجر اسود سے ہے۔

امام مہدی علیہ السلام کے پاس تابوت سکینہ ہوگا جسے دیکھ کر یہودی ایمان لائیں گے مگر چند۔ (پیر مہر علی شاہؒ)

کیونکہ تابوت سکینہ میں اولوالعزم پیغمبروں کی تصویریں ہیں۔ اس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تصویر بھی ہے۔ معلوم ہو کہ تابوت سکینہ یہی حجر اسود ہے

امام مہدی علیہ السلام خانہ کعبہ کے خزانہ کو نکال کر تقسیم فرمائیں گے۔ (پیر مہر علی شاہؒ)

کعبہ اللہ میں کوئی پیسے دفن نہیں بلکہ دلوں کا خزانہ ہے جس کو سیدنا گوہر شاہی تقسیم کر ہی رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے نظام ہائے تکوین سے متعلق گفتگو کے دوران ایک مرتبہ قلندر بابا اولیاء نے ایک بچہ کی ولادت کی پیش گوئی کی۔ جس کو جون ۱۹۶۰ میں پیدا ہونا تھا۔ جون ۱۹۶۰ کی تاریخ آئی تو میں نے دوبارہ استفسار کیا جس کے جواب میں مجھے بتایا گیا کہ وہ بچہ عالم ارواح سے عالم ناسوت میں آ گیا ہے، جب یہ ۴۰ سال کی عمر کو پہنچے گا تو دنیا کے تمام مذاہب میں انقلاب برپا کر دیگا، مذاہب کی گرفت ٹوٹ جائے گی۔ اور وہ مذہب باقی رہے گا جس کو اللہ نے دین حنیف قرار دیا ہے۔ (یہ پیش گوئی امام مہدی علیہ السلام کیلئے ہی کی گئی تھی)

قلندر بابا اولیاء

سیدنا گوہر شاہی کی کتاب دین الٰہی کے مطابق ۱۹ سال کی عمر میں جسہ توفیق الٰہی عطا ہوا۔ سیدنا گوہر شاہی کی پیدائش ۱۹۴۱ کی ہے۔ یعنی پیدائش سے ۱۹ سال کی عمر ۱۹۶۰ ہی بنتی ہے، اور یہ سن روح کے آنے کیلئے ہے۔ ظاہر ہے اوپر سے بچے تو نہیں آتے روح ہی آتی ہے۔ یہ جسہ توفیق الٰہی بچے میں داخل ہوا۔ آپ نے ۴۰ سال کی عمر میں ہی تمام مذاہب میں عشق الٰہی کے مشن کی شروعات کر دی۔ ثبوت کیلئے www.goharshahi.com دیکھیں۔

❁ مولائے کل ریاضِ گوہر شاہی مرحبا بکم ❁

محبت الٰہی کے حصول کے لئے اسمِ ذات اللہ کے ذریعے دل کی دھڑکنوں میں نور بنائیں۔

نور بنانے کے لئے ذکر قلبی حاصل کریں۔ ذکر قلبی حاصل کرنے کے لئے گوہر شاہی امام مہدی سے رابطہ کریں۔

اور رابطہ کے لئے چاند پر تصویر گوہر شاہی دیکھیں، اور تین دفعہ اللہ اللہ اللہ کہیں، اور ذکر قلبی حاصل کریں۔

سعودی عرب حکومت کا شرمناک مشرکانہ فعل... حجر اسود کو کعبہ سے جدا اور غائب کر دیا

سعودی عرب یہ اقدامات امام مہدی علیہ السلام سیدنا گوہر شاہی کی تصویر کو چھپانے کیلئے کر رہا ہے

کیونکہ سن ۱۹۹۷ سے تصویر گوہر شاہی حجر اسود میں نمایاں ہو چکی ہے اوقاف مکہ المکرّمہ کے گورنر حماد بن عبداللہ نے اعلان کیا کہ حجر اسود میں

ایک انسانی چہرہ نمودار ہوا ہے۔ مکہ المکرّمہ کے فقیروں نے کہا کہ یہ چہرہ امام مہدی علیہ السلام کا ہے۔ جس امام کعبہ نے اس حق کی تصدیق کی، اس کو سعودی حکومت نے زدوکوب کیا اور جیل میں ڈال دیا تھا۔ اس خبر کے فوراً بعد سعودی حکومت نے حجر اسود پر رنگ پھیر دیا تا کہ حجاج اکرام تصویر گوہر شاہی کو نہ دیکھ سکیں۔ حکومت سعودی عرب کے یہ اوچھے ہتھکنڈے او ر امام مہدی علیہ السلام سے دشمنی اس وجہ سے ہوئی کہ اُن کو خدشہ ہے کہ امام مہدی علیہ السلام سعودی عرب والوں سے اُن کی سلطنت چھین لینگے۔

اب سعودی عرب کی حکومت نے خانہ کعبہ سے حجر اسود کو ہٹا دیا ہے

پہلے سعودی حکمرانوں نے تصویر گوہر شاہی کو چھپانے کی غرض سے حجر اسود پر رنگ پھیر دیا تھا۔ مہدی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل نے سعودی حکومت کے اس شرمناک فعل کی سخت مذمت کی، اور دنیا بھر میں اس سازش کے خلاف علمی جہاد بپا کر رکھا۔ حجر اسود پر رنگ پھیر دینا کوئی معمولی غلطی نہیں بلکہ ساری عالم اسلام کا ایمان برباد کرنا ہے۔ ہر سال لاکھوں مسلم حج وعمرہ کرنے خانہ کعبہ کا قصد کرتے ہیں۔ حجر اسود پر رنگ پھیر دینے کی وجہ سے اب حج نامکمل رہ گیا ہے بلکہ شفاعت سے بھی محروم ہو چکا ہے۔ احادیث نبوی (ص) میں آیا ہے کہ حجر اسود کا بوسہ لئے بغیر حج نامکمل ہے۔ حضرت علی کرم اللہ سے ایک روایت ہے کہ حجر اسود میں ۲ آنکھیں، ۲ کان اور ایک زبان ہے۔ اور یہ عقیدت و محبت سے بوسہ لینے والوں کی یوم محشر میں گواہی دینگی اور شفاعت کریگی۔

حجر اسود کی افادیت:

حجر اسود کو بوسہ لینا مناسک حج کا اہم ترین حصہ اس لئے ہے کہ اس کو مس کرنے سے (بوسہ لینے سے) حجر اسود بوسہ لینے والوں کی گناہ جذب کر لیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جس کا حج مقبول بارگاہ ہو جائے اس کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور وہ اس گناھوں سے پاک ہو جاتا ہے جیسے گویا ابھی پیدا ہوا ھو!

مسلم امت شفاعت سے محروم ہوگئی

حجر اسود پر رنگ پھر دینے سے حجاج اکرام بوسہ کی ادائیگی مس کرنے سے محروم ہوئے گئے۔ یعنی شفاعت سے محروم اور حج مبارک کی قبولیت سے محروم ہو گئے۔ علماء اسلام کا متفقہ فیصلہ ہے کہ ناخن پالش لگانے سے وضو غیر صالح رہتا ہے کیونکہ پالش کی وجہ پانی ناخن تک نہیں پہنچ پاتا ہے۔ چونکہ حجر اسود کو مس کرنے اور بوسہ لینے سے یہ مقدس پتھر اشخاص کے گناہوں کو جذب کرتا ہے۔ اس لئے اگر حجر اسود کا بوسہ نہ لیا جائے اور اس کو مس نہ کیا جائے تو گناہ جذب نہیں ہوتے۔ رنگ کی تہہ کی وجہ سے حجر اسود کو مس نہیں کیا جا سکتا، اور رنگ کئے گئے حجر اسود کا بوسہ لیا بھی جائے تو رنگ کا بوسہ ہوتا ہے حجر اسود کا نہیں۔ اس طرح حجر اسود پر رنگ پھیر دینے سے مسلم امت کو سعودی عرب کے حکمرانوں نے شفاعت سے محروم کر دیا ہے۔

مہدی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل داعی شخصیت، تعالیم وظہور مہدی علیہ السلام ہے

ہم (مہدی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل) منجانب اللہ نشانیوں اور تعالیم رار یاض گوہر شاہی کی روشنی اور اعانت سے دنیا بھر میں پرچار مہدی کر رہے ہیں۔ سیدنا رار یاض گوہر شاہی کی تعلیم عشق اللہ دین اللہ پر مبنی ہیں اور تمام مذاہب کے انسانوں کیلئے ہیں۔ سیدنا گوہر شاہی وہ واحد شخصیت

ہیں جن کوتقریباً ہر مذہب نے فیوض و برکات اور تعلیم باطنی کے اکتساب کی خاطر اپنی عبادتگاہ میں تعظیم وتکریم سے مدعو کیا۔ سیدنا ریاض گوہر شاہی نے ہر مذہب سے تعلق رکھنے والے لاکھوں انسانوں کے قلوب میں بذریعہ اسم اللہ عشق اللہ بسایا۔ لاتعداد لاعلاج مریضوں کو صحت کامل عطافرمائی۔ سیدنا ریاض گوہر شاہی نے علم باطن اور علم لدنی کو عام فرما دیا جو کہ صدیوں سے ناپید ہو چکا تھا۔ سیدنا ریاض گوہر شاہی دیدار الٰہی کی سنت رسول (ص) کو حیات بخشی جو کہ صدیوں سے مردہ ہو چکی تھی۔ سیدنا ریاض گوہر شاہی نے لاکھوں امریکن اور برٹش عیسائیوں کو اسم اللہ کا ذکر قلبی عطافرمایا۔

پھر اللہ عزوجل نے اپنے محبوب سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی کا چہرہ اقدس چاند پر چمکایا۔ حجر اسود میں چہرہ گوہر شاہی کو نمایاں کیا، شمس، مریخ، نیبولا اسٹار سمیت بیشمار مقامات پر چہرہ گوہر شاہی نمایاں کیا۔ تمام مذاہب کے انسان سیدنا گوہر شاہی کی جانب مائل ہو گئے۔ ہندو سیدنا گوہر شاہی کو کالکی اوتار، مسلم سیدنا گوہر شاہی کو امام مہدی علیہ السلام اور دیگر اقوام سیدنا گوہر شاہی کو مسیحائے عالم کے لقب سے جاننے لگ گئے۔ بیشمار لوگوں کو سیدنا گوہر شاہی کی پشت مبارک پر مہر مہدیت دیکھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ امام جعفر صادقؓ کا ارشاد گرامی ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کا چہرہ چاند پر طلوع ہو گا۔ ملاحظہ فرمائیں کہ سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی کا چہرہ مبارک چاند پر نمایاں ہے اور پوری دنیا کے انسان چاند والی تصویر گوہر شاہی سے اسم ذات اللہ کے ذکر قلبی کا فیض حاصل کر رہے ہیں۔ حضرت علی کرم اللہ کی روایت میں ہے کہ حجر اسود میں ۲ آنکھیں، ۲ کان اور ایک زبان ہے جو عقیدت و محبت سے بوسہ لینے والوں کی گواہی دیگا اور شفاعت کریگا۔ ۲ آنکھوں، ۲ کان اور ایک زبان سے مراد ایک چہرہ ہی ہے۔ اور یہی چہرہ روز اول سے کل انسانیت کی شفاعت کر رہا ہے۔ اسی چہرہ مبارک کی وجہ سے حجر اسود کو تقدس حاصل ہوا۔ اسی وجہ سے آدم علیہ السلام سمیت تمام انبیاء بشمول خاتم الانبیاء حضرت محمد (ص) نے بھی عقیدت و محبت سے حجر اسود میں موجود تصویر مہدی علیہ السلام کا بوسہ لیا بلکہ آپ (ص) مقام حجر اسود پر کھڑے ہو کر زار و قطار رویا کرتے تھے، اور عمر بن خطاب کو کہتے تھے کہ اے عمر یہ وہ مقام ہے جہاں خود بخود آنسو نکل پڑتے ہیں۔ یہ چہرہ مبارک جس کو کل انبیاء کل اولیاء کل فقرا اور کل انسانیت نے عقیدت و محبت سے بوسہ لیا، یہ چہرہ امام مہدی سیدنا گوہر شاہی علیہ السلام ہے۔

چاند، حجر اسود اور دیگر مقامات پر من جانب اللہ یہ نشانیاں اس لئے ہیں تا کہ انسانیت اصل امام مہدی علیہ السلام کو شناخت کر لے کیونکہ بہت سے جھوٹے مدعیان بھی مسلم امت کو گمراہ کرتے رہے ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اللہ عزوجل کی جانب سے مبعوث کئے گئے امام مہدی علیہ السلام سیدنا گوہر شاہی کو فقط ان کی تعالیم سے بھی امام مہدی تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ آپ کی تعالیم سے آج پوری دنیا میں ہر مذہب والا عشق اللہ کے لافانی فیض سے مستفیض ہو رہا ہے۔ اور امام مہدی علیہ السلام کا مقصد بھی یہی ہے کہ پوری دنیا میں اللہ کے دین کو انسانوں کی روحوں میں نافذ فرما دیں۔

مہدی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل کی بین الاقوامی سطح پر تبلیغ علوم و ذات مہدی علیہ السلام کی وجہ سے سعودی عرب کے حکمران بوکھلا چکے ہیں۔ تصویر گوہر شاہی کے حجر اسود میں نمایاں ہونے کے اعلان کے فوراً بعد انہوں نے حجر اسود پر رنگ پھیر دیا تا کہ حجاج اکرام حجر اسود میں تصویر گوہر شاہی نہ دیکھ سکیں۔ سعودی عرب والوں نے جب حجر اسود پر رنگ پھیر دیا تو مہدی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل نے پوری دنیا میں اس ظلم کے خلاف

آوازا ٹھائی،سعودی عرب کے سفارتخوں کے سامنے احتجاجی مظاہرے کئے ۔ہم نے دنیا کواس سازش کی آ گاہی فراہم کی ۔جس کے نتیجے میں بوکھلا کراب سعودی عرب کے حکمرانوں نے خانہ کعبہ کی عمارت سے حجر اسود کو ہٹالیا جو کہ آدم علیہ السلام کے دور زمانہ سے وہاں نصب تھا۔

احادیث میں آیا ہے کہ آخری زمانہ میں بیت اللہ اور قرآن کواللہ اٹھالیگا

بہت سے لوگ کہتے ہیں قرآن اٹھائے جانے سے مراد یہ ہے کہ آخری زمانہ میں ایک دن جب لوگ نیند سے بیدار ہونگے تو قرآن کے الفاظ غائب ہوجائینگے اور قرآن کے صفحے خالی رہ جائیں گے ۔مہدی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل کاموقف اس برعکس ہے ۔

اپنی تقدیر کوآزمائیں !

کیاآپ ازلی محبّ روح ہیں؟

کیاآپ ازلی جنتی یاازلی جہنمی روح ہیں؟

جب کوئی ازلی جہنمی روح کوئی مذہب اختیار کرتی ہوتو وہ اس مذہب میں فتنہ پیدا کردیتی ہے !

مذاہب صرف ازلی جنتی ارواح کے لئے وسیلہ ہیں!

ازلی محبّ ارواح روحانیت کی باطنی تعلیم کے ذریعے رب تک پہنچنے کا راستہ تلاش کرلیتی ہیں!

امام مہدی سیدنا گوہر شاہی کی گوہری تعلیمات کے ذریعے اپنی تقدیر کاتعین کریں اور یہ جانیں کہ آپ نے روز ازل میں کس چیز کی خواہش کی تھی!

وفا

کچھ گناہ ایسے ہیں جن سے ابلیس کوبھی نفرت ہے ۔جیسے بےوفائی ۔کائنات میں اِس سے بڑھ کرکوئی گناہ نہیں کہ سیدنا گوہر شاہی سے بے وفائی کی ہو۔سیدنا گوہر شاہی سے بےوفائی کرنے والے آدمی سے خنزیر ہونا بہتر ہے۔عشق ڈھونڈتا ہے تُو ، روحانیت میں عشق نہیں ہے۔روحانیت تو نامردوں کا شغل ہے ۔

مردوہ ہے جوبھلے ناپاک ہو،بھلے اندھاہو،بھلے باطن سے ناواقف ہو،بھلے اُس کوکچھ ملے نہ ملے ۔پروہ گوہر شاہی کاوفا دار ہو۔

عشق کاراز ڈھونڈتا ہے تو سُن :

کافرہو،سیاہ کارہو،زانی ہو،گناہ گارہو،پرتُو نام گوہر شاہی کے سہارے تمام زندگی وفائے گوہر میں گزاردے ۔

دعامانگنا خودغرض لوگوں کاکام ہے۔

کرم،رحم لالچی مانگتا ہے ۔

عشق جس کا مقصود ہے، اُس کا مرشد وفائے گوہر شاہی ہے۔

ذکر چلنا، چِلّہ نکلنا، طیر سیر کرنا، یہ سب عشق کے لیے نہیں۔ اگر تجھ میں دم ہے تو بند کر دے دین الٰہی کی کتاب بند کر دے، قرآن و حدیث، بھول جا روحانیت کو

وفا کیا ہے؟

اندھا ہو جا، بہرہ ہو جا، گونگا ہو جا۔ نہ کسی غیر گوہر کو دیکھ، نہ کسی غیر گوہر کو سن اور نہ ہی کچھ بھی گوہر سے بھی مانگ، جس حال میں ہے اُسی حال میں مست رہ۔ دعا والے، اُمید والے، کرم والے، رحم والے، روحانیت والے یہ سب گوہر شاہی کی لطافت پر بوجھ ہیں۔ تُو ایسا پتھر بن جا جس کی کوئی اُمنگ نہ ہو، جس کی کوئی دعا نہ ہو۔ وفا میں حق و باطل کا چکر نہیں ہوتا۔ حق کو باطل سمجھ کر پرستش کر۔ بس یہ ہی وفا ہے۔ تجھ کو شرم نہیں آتی کہ گوہر کے حق ہونے کی تحقیق کرتا ہے۔ وسوسے اُس کو آتے ہیں جو حق کی تلاش میں ہو، حق کا متلاشی کبھی بھی وفادار نہیں ہوتا، حق کا متلاشی تو وہاں ٹھہریگا جہاں حق ہوگا۔

وفا:

وفا حق و باطل سے دور ہے۔ عزازیل (ابلیس) بھی وفا پرست ہے۔ ہمارا تو سب کچھ گوہر شاہی کی وفا ہے۔

بلاشبہ۔ سرکار گوہر شاہی امام مہدی ہیں۔ لیکن اگر نہ بھی ہوتے ہمیں پرواہ نہ تھی۔ کیوں کہ ہم مہدی سے نہیں گوہر شاہی سے باوفا ہیں۔

بلاشبہ۔ سرکار گوہر شاہی رب الارباب ہیں۔ لیکن اگر نہ بھی ہوتے تو ہمیں کیا پرواہ تھی۔ ہمارا سر گوہر شاہی کے قدموں میں جھکا ہے، اب وہاں سے اُٹھ نہیں سکتا۔ رب اور رب الارباب کو سجدہ کرنے والے لالچی کتے ہیں۔ وفادار وہ ہے جو فقط گوہر شاہی کو سجدہ کرے۔

ضدی بن، ضدی ہونا بُرا نہیں لیکن گوہر کی وفا میں ضدی بن۔ کافر بن کفر کرنا بُرا نہیں، لیکن ماسوئی گوہر کو جھٹلا کر کفر کر۔ جو گوہر شاہی کا وفادار نہیں اُس سے بہتر کتا ہے، جو اپنی مالک کا وفادار ہوتا ہے۔

روحانیت، تصرُّف، مرتبہ یہ سب یار سے دور لے جانے والی حسین چڑیل ہیں۔ سیاہ من، سیاہ تن، یہ سب عاجزی کے لیے بہترین ہیں۔

پہلا علم ظاہر کو سنوارے گا۔ ظاہر سنور جائے گا تو ظاہر متکبر ہو جائے گا۔

دوسرا علم باطن سنوارے گا، باطن منور ہو جائے گا تو خود کفیلی آئے گی، نورانی کبر آئے گا۔

تیسرا علم تجھے بندے سے رب بنا دے گا، جب تُو رب بن جائے گا تو رب کا ادب ختم ہو جائے گا۔ تیری عاجزی ختم تیری غلامی ختم تیرا آقا ختم ہو جائے گا، ہمارا علم وفا ہے۔ اس میں نہ ظاہر کی پرواہ، نہ باطن کی اہمیت، نہ رب کی پرواہ نہ ہی رب بننے کی ہوس، ہم تو گوھر کے عاجز بندے ہیں۔ ہم تو گوہر کے زرخرید غلام ہیں۔ ہم تو گوہر کے کتے ہیں، ہم تو گوہر کے محتاج ہیں، ہم عشق نہیں، ہم گوہر کے پالتو وفادار کتے ہیں۔ تُو وفا چاہتا ہے تو حصولِ روحانیت چھوڑ دے، ذکر و فکر سے اُمید چھوڑ دے، محبت کے احساس کی پرواہ چھوڑ دے۔

ذرا سوچ!۔۔ کیا یہ خود غرضی نہیں:

ا۔ مجھے کچھ محسوس نہیں ہوتا۔

۲۔میرا ذکر نہیں چلتا۔
۳۔میرے حالات ٹھیک نہیں رہتے۔
۴۔میری پریشانیاں ختم نہیں ہوتی۔
ان تمام باتوں میں تجھے اپنی فکر ہے۔گوہر شاہی کا تو ذکر ہی نہیں ہے۔گویا تُو گوہر شاہی کو اُس وقت مانے گا جب تجھے کچھ محسوس ہو۔یعنی تُو نے گوہر شاہی کی حقانیت کو اپنی محسوسات پر موقوف سمجھ رکھا ہے۔تیری شرائط بتا رہی ہیں کہ تُو عشق اور وفا کا سبق نہیں لینا چاہتا۔تیری آس اور اُمید تیرے لئے عظیم رُکاوٹ بن گئی ہے۔تیری پریشانی دور ہوگی تو تب ہی تُو عظمتِ گوہر شاہی کا قائل ہوگا۔تُو اپنے حالات کی بابت گوہر شاہی سے جھگڑتا ہے۔اپنی شرائط رکھتا ہے،تیرا آئینہ،تیری خواہشات سے اور شرائط سے آلودہ ہے۔
تُو عشق اور وفا کو خرید و فروخت کی منڈی سمجھتا ہے۔تُف ہے تیری عقل،تیری سوچ،تیرے ایمان پر۔
روحانیت کو مراعات کا منبع سمجھتا ہے۔یہ دنیاوی گداگری سے بدتر ہے۔تُو تن آسانی کی خاطر راہ گوہر سے فرار چاہتا ہے۔جس کا نفس اُس کا آقا بن چکا وہ کسی سے کیا وفا کرے گا۔جس نے کسی انسان سے وفا نہیں کری وہ مالک گوہر شاہی سے کیا وفا کرے گا۔
تیرے نفس کی بھوک نے تجھے بیوی کا غلام اور ہوس و شہوت کا کتا بنا دیا ہے۔تیرا نفس تجھے روز ذلیل و رُسوا کراتا ہے،اور تجھے ہوس اور شہوت کی خاطر روسیاہی میں عرقِ حیات ضائع کر رہا ہے۔
تُو نے کبھی گوہر کی خاطر تواضع اختیار کری؟نہیں!
تجھے تیرا نفس شہوت کے لئے تو ذلیل کروا دے گا لیکن جب گوہر کی خاطر تواضع اختیار کرنے کا وقت آئے گا تو پھر تجھ پہ انانیت،خودداری، اور عزتِ نفس کا بھوت سوار کر دے گا۔زندگی گزر رہی ہے عبادتِ نفس میں اور دعویٰ ہے عشقِ گوہر کا۔
ذائقہ دار پکوان،شہوت زدہ اجسام،نفس کی عبادتوں کا مکروہ انتظام۔دن بھر ذائقے دار پکوان کھا کر نفس کو طاقتور بناتا ہے۔رات بھر شہوت کی غلامی میں رہ کر نفس کی پوجا کرتا ہے۔کبھی سوچا کہ تیری زندگی کس طرح گزر رہی ہے؟تُو کس کے اشاروں پر ناچ رہا ہے؟تیری زندگی کا عملی طور پر مرکز و محور کون ہے؟تجھ پر سب سے زیادہ کس کا اثر ہے؟تیری صلاحیتیں کس کے لئے استعمال ہو رہی ہیں؟تجھ سے لوگوں کو کس قدر فائدہ ہو رہا ہے؟اور تُو لوگوں کو کس قدر فائدہ پہنچا رہا ہے؟
اگر تُو گوہر شاہی کی وفا کا طالب ہے تو گوہر شاہی سے کچھ بھی نہ مانگ۔جو کچھ تیرے پاس ہے وہ انکے قدموں میں رکھ دے،ان کی خاطر تباہ ہو جا۔ان کی خاطر زندہ درگور ہو جا،ان کی خاطر رسوا ہو جا۔ان کی خاطر بک جا،ان کی خاطر اپنا چین و سکون فراموش کر دے۔بلا غرض، بلا لالچ فقدان کو خوش کرنے کے لئے ان کو خوش کر۔
گوہر کے نام پر ملی رسوائی کی خاطر اپنی عزت نیلام کر دے۔اپنی عزت نفس کو لمحہ بہ لمحہ پائمال کر۔ہر سانس ہر پل اپنا آپ سمیت سب کچھ گوہر پر نچھاور کر دے۔
میں ڈھونڈ رہا تھا کوئی ایسا انسان جو وفائے گوہر کا طالب ہو!۔میں ڈھونڈ رہا تھا کوئی ایسا انسان جو گوہر سے فقط گوہر کی رضا کا طالب ہو!۔

ڈھونڈتے ڈھونڈتے مجھے مل گئے کچھ ایسے لوگ جو گوہر سے اپنی رضا چاہتے ہیں جو مقام اور مرتبہ چاہتے ہیں۔ جو کرم کے بھکاری ہیں۔ میں چاہتا تھا کوئی دینے والا ہو۔ یہ تو سب مجھے لینے والے مل گئے۔ کسی کا مدعا روحانیت، کسی کا مدعا مرتبہ، کسی کا مدعا دنیا کی آسائش۔ کسی کی دعائیں نفس کی رنگینی۔

محبت کا حصول!

انانیت کا بُت توڑنا پڑے گا۔ جب تک تجھے اپنی فکر، اپنی پرواہ، اپنی اپنا خیال، اپنا گمان ہے تو انانیت میں بتلا ہے۔ محبت کے لئے اپنی خواہش مارنی پڑتی ہے، اُس کی خواہش پورا کرنی پڑتی ہے۔ یہاں تو لوگ اپنی خواہشات کے حصول کے لئے جمع ہوئے ہیں، اُس کی خواہش تو دب گئی۔ یہاں تو لوگوں نے انانیت کے بُت کو روحانیت سے سجا کر اتنا حسین بنادیا ہے کہ اب انانیت پر روحانیت کا گمان ہوتا ہے۔ محبت میں کامیابی اُس ہی کو ملے گی جس کے من میں انانیت کا بُت نظر گوہر شاہی سے ٹوٹ کر پاش پاش ہو گیا۔

نفس کی طہارت کے لئے ملامت بہت ضروری ہے۔ جب ان کی نفس شکنی کی جاتی ہے تو کہتے ہیں ہمیں ذلیل کر رہا ہے، جب انانیت کا بت توڑا جائے تو سمجھتے ہیں عزت پامال کر رہا ہے۔ اُف نادان تیری عقل پر پردے پڑے ہیں تو گمراہی کے عمیق گڑھے میں گرتا چلا جا رہا ہے۔ عشق اور وفا دونوں تیرے ہاتھ میں دے رہا ہوں۔ اگر دام نفس دے سکتا ہے تو آگے بڑھ کر تھام لے عشق کا باب کھول دیا ہے۔ جس کو عشق کی طلب ہے وفا کی آرزو ہے میرے پاس آئے میں اُس کو ایک گھنٹے میں عشق اور وفا کی داستان سمجھا دوں گا۔

محمد یونس الگوہر